رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ہندوستان ۔ معاونین ۔ عام ۔ طلباء ۔ ششماہی
انڈیا سے باہر سات روپے

فاروق
قادیان

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۸۱ کتبخانہ جناب میر محمد اسحاق صاحب
بالمرفت - دارالانوار
قادیان
Qadian

جلد ۲۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۳ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۴۰

دارالامان کی خبریں

(۱) سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ ۲۷ اکتوبر کی دوپہر تک رونق افروز دارالامان نہیں ہوئے۔ سکندر آباد دکن میں تشریف فرما ہیں۔

(۲) حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور دردِ سر وغیرہ سے علیل ہے۔ ان کی صحت کامل کے لئے دعا فرمائی جاوے۔

(۳) رمضان المبارک میں حسب دستور سابق مسجد اقصیٰ میں درس قرآن مجید شروع ہو گیا ہے۔

(۴) دارالامان میں ۲۵ اکتوبر کو چاند دیکھا گیا۔ اور ۲۶ اکتوبر بروز بدھ کا پہلا روزہ ہوا۔

(۵) جماعت تراویح تمام احمدیہ مساجد دارالامان میں بعد نماز عشاء اور مسجد مبارک میں پچھلی رات بوقت تہجد ہوتی ہے۔ اور ہر مسجد میں حفاظ قرآن مجید سناتے ہیں

(۶) مکرمی مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ کا جو اپریشن ہوا تھا۔ اس میں دو تولہ پتھری نکلی تھی۔ زخم اچھا ہو رہا ہے۔ پہلے سے صحت ہے۔ مگر پیشاب کی تکلیف بوجہ غدود کے متورم ہو جانے کے بہت ہوتی ہے۔ جس کے لئے احباب بذریعہ دوا و دعا و مشورہ امداد فرمائیں۔

مردِ مومن کی آواز

(از ملک صلاح الدین خالد)

اگر مومن ہوں دنیا کو میں حیراں کر کے چھوڑونگا
میں ہر ناچیز ذرہ مہر تاباں کر کے چھوڑونگا

مرے نعروں کی شورش سے زمانہ گونج اٹھیگا
میں ہر اک کفر کی بستی کو ویراں کر کے چھوڑونگا

جگانیکا مجھے ڈھب آ گیا ہے خوابِ دوشیں سے
جہانِ معصیت کو اب میں ویران کر کے چھوڑونگا

سکوں دونگا میں شورِ موج ہائے بحرِ عصیاں کو
میں ہر دامن کو اب یوسف کا داماں کر کے چھوڑونگا

جہاں سے کفر و ظلمت دور کرنا کام ہے میرا
میں ہر ظلمت کدے کو اب درخشاں کر کے چھوڑونگا

ڈرینگے نام سے میرے منافق اور مخالف سب
فریب مفسد و اشرار عریاں کر کے چھوڑونگا

مری تکبیر سے ہوگا تلاطم اک زمانے میں
میں ہر اک قلب بریاں چشم گریاں کر کے چھوڑونگا

میں دوں گا صبر ایوبی جہاں کو عزمِ خالد بھی
میں ہر بزدل سے بزدل مردِ میداں کر کے چھوڑوں گا

کلمات النور

(از خلیفۃ المسیح نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ)

اس وقت تم میں ایک صادق اللہ تعالےٰ کی طرف سے آیا ہے۔ اور تم نے اسے پہچانا ہے۔ مگر تم اپنے اندر مشاہدہ کرو۔ کہ اسکی اطاعت اور فرمانبرداری میں کیا سکھ پا رہے ہو۔ اور کونسی بیماریاں تمہاری دور ہو رہی ہیں۔ باہم مودت پیدا کرو۔ کیونکہ فضل الٰہی کے جذب اور کشش کے لئے پہلا اصول وحدت ہے۔ اور سوچو۔ کہ پہلے کن لوگوں کے ساتھ تعلق اور صحبت تھی۔ اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے بعد کیا تبدیلی ہوئی۔ ایک معاہدہ ہم سے لیا گیا ہے۔ اور وہ معاہدہ جسوقت لیا گیا تھا۔ میری طبیعت گھبرا جاتی تھی۔ کہ ایک انسان جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یہ وعدہ لیتا ہے۔ کہ

"میں رنج میں راحت میں عسر میں یسر میں قدم آگے بڑھاؤں گا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا"

یہ فقرہ انسانی فطرت اور طبع کا نتیجہ نہیں ہے۔ انسان یہ بات ایجاد کر سکتا ہی نہیں۔ انسان کی ایجاد تو یہ ہے کہ "دین سے دنیا رکھنی مشکل ہے۔ پیچھے توبہ کر لینگے۔ میاں ایہہ جگ مٹھاتے اگلا کس ڈٹھا"۔ میں نے گاؤں کے زمینداروں کو دیکھا ہے۔ کہ انہوں نے دنیا کو دین پر مقدم کیا ہوا ہے۔ جہاں انسانی منصوبہ اور غرض کو دخل ہے۔ وہاں جب مقدم ہو گی۔ تو دنیا ہی مقدم ہو گی۔ پس یہ ایک ذریعہ ہے صادق کی شناخت کا کہ آیا وہ دین کو مقدم کرتا ہے۔ یا دنیا کو۔

(الحکم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

ایک افسوسناک موت پر اظہار ہمدردی

لنڈن سے شیخ منظور علی صاحب شاکر کی وفات کی اطلاع جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے نے بذریعہ تار حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں قادیان بھیجی تھی۔ جسے حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے نے حضور کی عدم موجودگی کی وجہ سے وصول فرمایا۔ اور جناب شیخ صاحب مرحوم کے اقرباء کو ان کی وفات سے مطلع کیا۔ نیز مرحوم کے برادر اکبر ڈاکٹر فیض علی صاحب سے مشورہ کر کے درد صاحب کو تار دے دیا۔ کہ اگر مرحوم نے وہاں کچھ روپیہ چھوڑا ہے۔ جو دستیاب ہو سکتا ہو۔ تو نعش کے قادیان بھجوانے کا انتظام کردیں۔ ورنہ فی الحال وہاں بطور امانت دفن کردیں۔ اور مرحوم کے کاغذات اور نقدی وغیرہ محفوظ کرلیں۔

ان حالات کی اطلاع حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بھیج دی۔ ۲۴ر اکتوبر کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا تار سکندر آباد سے آیا ہے۔ جس میں حضور نے مرحوم کی وفات پر بہت افسوس اور ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ نیز حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے جو تار درد صاحب کو دیا۔ اس کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ وہ مناسب اور درست ہے۔

منکوحہ عورت کو طلاق یا خلع کی ترغیب دینا اغوا ہے

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک کیس کے فیصلہ کے دوران میں محکمہ قضا کو یہ اعلان کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ کہ اگر ایک آدمی کسی عورت سے یہ کہے۔ کہ تم اپنے خاوند سے طلاق لے لو۔ یا خلع کرالو۔ پھر میں تم سے شادی کرلوں گا۔ تو یہ بھی اغوا ہے۔ عام لوگ تو کیا اکثر تعلیم یافتہ بھی چونکہ اسے اغوا نہیں سمجھتے۔ اس لئے احباب کو اسکی پوری طرح تشہیر کرنی چاہیئے۔

بجٹ پورا کرنے والی جماعتیں اطلاع دیں

ایسی تمام جماعتیں جو اپنے بجٹ ۳۸-۱۹۳۹ء کو بہر حال پورا کرنے کی ذمہ واری لینے کے لئے تیار ہوں۔ براہِ مہربانی دفتر ہذا کو جلد مطلع کریں۔ (ناظر بیت المال)

کوئی نعش بغیر اجازت قادیان نہ لائی جائے

قبل اس کے کئی دفعہ اعلان ہو چکا ہے کہ کوئی میت بلا اجازت نظارت ہذا قادیان نہ لائی جائے۔ مزید توجہ کے لئے اب پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ میت لانے سے پہلے ایک ماہ دفتر ہذا کو اطلاع دیں

سکرٹری بہشتی مقبرہ

ایک مجاہد تحریک جدید کیلئے درخواست دعا

چودھری محمد اسحاق صاحب مبلغ تحریک جدید ہانگ کانگ نے بذریعہ ہوائی ڈاک اطلاع دی ہے۔ کہ ۱۰ر اکتوبر کو شیخ عبدالواحد صاحب مبلغ تحریک جدید کچھ اشیا خریدنے کے لئے کینٹن گئے تھے۔ لیکن ۱۲ر اکتوبر کو جاپانیوں نے جنوبی چین پر جو حملہ کیا۔ اسمیں کالون کینٹن ریلوے برباد کردی۔ اور شیخ عبدالواحد صاحب ریلوے کا سلسلہ منقطع ہو جانے کی وجہ سے کینٹن میں ہی رک گئے۔ اور ابھی تک ان کا کوئی پتہ نہیں لگ سکا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے۔

لنڈن میں شیخ منظور علی صاحب شاکر کی وفات کیونکر ہوئی

شیخ منظور علی صاحب شاکر مرحوم کی لنڈن میں وفات کے متعلق حضرت مولوی شیر علی صاحب نے اپنے ایک تازہ خط میں جو بذریعہ ہوائی ڈاک موصول ہؤا ہے۔ کچھ حالات رقم فرمائے ہیں۔ جو درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب کا یہ خط ۲۰ر اکتوبر کا لکھا ہؤا ہے۔

مرحوم نے شہر کے اندر ایک دکان لی تھی۔ اور یہاں کے رواج کے مطابق ایک انگریز لڑکی کو ملازم رکھا تھا۔ جو روزانہ آکر سامان فروخت کرتی تھی۔ دوکان کو مرحوم خود صبح آکر کھولتے۔ اور شام کو بند کر کے اپنے مکان پر چلے جاتے تھے۔ جو دوکان کے قریب ہی تھا۔ ۱۸ر اکتوبر کو جب وہ لڑکی دوکان پر آئی۔ تو دوکان بند تھی۔ وہ مرحوم کے مکان پر گئی۔ وہاں ان کا کمرہ بند دیکھا۔ پھر وہ مالک مکان کے پاس گئی۔ جو ایک اور مکان میں رہتا تھا۔ اس سے کہا معلوم نہیں شیخ صاحب کہاں ہیں۔ ان کا کمرہ بند ہے۔ اور وہ دوکان پر بھی نہیں آئے۔ مالک مکان اس کے ہمراہ شیخ صاحب مرحوم کے کمرہ کی طرف آیا۔ اور اپنی چابی سے دروازہ کھولا۔ وہ دروازہ اس قسم کا ہے۔ کہ جب اندر سے اسکو بند کر دیا جائے۔ تو باہر سے بغیر چابی کے نہیں کھل سکتا۔ لیکن اندر سے اسکو کھولنے کے لئے چابی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جب مالک مکان نے دروازہ کھولا۔ تو دروازہ میں سے شیخ صاحب مرحوم کو اپنے بستر میں لیٹے ہوئے دیکھ کر کہا۔ کہ وہ ابھی سوئے پڑے ہیں۔ پھر جب قریب ہو کر دیکھا۔ تو معلوم ہؤا۔ کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ اس نے فوراً پولیس میں اطلاع کی۔ پولیس کا افسر ڈاکٹر کو لے کر آیا۔ اور اس مکان سے شیخ صاحب مرحوم کا جنازہ ایک اور مکان میں لے گئے۔ جہاں ڈاکٹری معاینہ کے ذریعہ یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ وفات کس طرح واقعہ ہوئی۔ دوکان کی چابی پولیس والوں نے اپنے قبضہ میں کرلی۔ ہمیں اس واقعہ کی کوئی خبر نہیں تھی۔ شیخ صاحب کا ایک دوست جو پٹنہ کا رہنے والا ہے۔ اور جو اکثر ان کو ملنے جایا کرتا تھا۔ بعد دوپہر ان کی دوکان پر گیا۔ تو اس کو اس واقعہ کا علم ہؤا۔ یہ شخص بھی ہم کو نہیں جانتا تھا۔ یہ وہاں سے ایک اور مکان میں گیا۔ جہاں شیخ صاحب پہلے رہا کرتے تھے۔ تا ان کے کسی واقف کو ان کی وفات کی اطلاع کرے وہاں کسی شخص نے ان کو مسجد کا پتہ دیا۔ کہ مسجد میں جا کر اطلاع کرو۔ چنانچہ وہ ۴½ بجے شام مسجد میں آیا۔ اور ہمیں اطلاع دی۔ ہم نے فوراً بذریعہ ٹیلیفون پولیس سے دریافت کیا۔ اور اس واقعہ کی تصدیق ہوئی۔ اور پتہ لگایا۔ کہ ان کا جنازہ کس جگہ ہے۔ اس وقت قادیان میں اس حادثہ کی اطلاع حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بھیجی۔ اور خود اس جگہ گئے۔ جہاں جنازہ پڑا تھا۔ معلوم ہؤا۔ کہ ڈاکٹر معاینہ کر چکا ہے۔ اور صبح دس بجے نتیجہ کا علم ہوگا۔ چنانچہ صبح اس ڈاکٹر نے اطلاع دی۔ کہ شیخ صاحب مرحوم نمونیہ کے ساتھ فوت ہوئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگر وہ پٹنہ کا نوجوان اتفاق سے ہمیں اطلاع نہ دیتا۔ تو غالباً پولیس اپنے قواعد کے مطابق خود ہی ان کی تکفین کا انتظام کرتی۔ چنانچہ انہوں نے اس کے متعلق کچھ کارروائی شروع بھی کردی تھی۔ مگر ہم نے ان کو کہا۔ کہ یہ ہمارے آدمی ہیں۔ اور ہم خود تجہیز و تدفین کا انتظام کریں گے۔ مرحوم جمعہ کے دن عموماً مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے۔ چنانچہ ۷ر اکتوبر کو جب جمعہ کے لئے تشریف لائے۔ تو کہا۔ کہ آج سے میں نے انگریز لڑکی کو ملازم رکھا ہے۔ اور آج اچھی بکری شروع ہو گئی ہے۔

دوسرے دن صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو یہاں کے دوستوں نے الوداعی پارٹی دی۔ تو اس میں بھی تشریف لائے۔ اور ہم کو اپنی دکان دکھانے کے لئے ساتھ لے گئے۔ دوکان نہایت سجائی ہوئی تھی۔ اور اپنی بکری پر بہت خوش تھے۔ چنانچہ سنا ہے۔ کہ انہوں نے ہندوستان سے کچھ اور سامان بھی منگایا تھا۔ دوکان پر ٹیلیفون بھی لگوایا تھا۔ ایک دن درد صاحب نے ان سے ٹیلیفون پر بات کرنی چاہی۔ تو ٹیلیفون والوں نے اطلاع دی۔ کہ وہاں کوئی ٹیلیفون نہیں ہے۔ مگر درد صاحب نے ابھی ٹیلیفون رکھا ہی تھا۔ کہ ٹیلیفون پر آواز آئی۔ وہ شیخ صاحب کی طرف سے ٹیلیفون تھا۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ ابھی میں نے ٹیلیفون لگوایا ہے۔ اور سب سے پہلے میں نے آپ سے بات شروع کی ہے۔ تا برکت ہو۔ اللہ تعالےٰ مرحوم پر رحم فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے۔ جو لوگ ان سے ملے۔ سب ان کے اخلاق کی تعریف کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۴۰

کلام الامام

قبولیت دعا کا طریق

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ چاہتا۔ تو انسان کو ایک حالت میں رکھ سکتا تھا۔ مگر بعض مصالح اور امور ایسے ہوتے ہیں۔ کہ اس پر بعض عجیب و غریب اوقات اور حالتیں آتی رہتی ہیں۔ ان میں سے ایک ہم و غم کی بھی حالت ہے۔ ان اختلاف حالات اور تغیر و تبدیل اوقات سے اللہ تعالےٰ کی عجیب در عجیب قدرتیں اور اسرار ظاہر ہوتے ہیں۔ کیا اچھا کہا ہے۔

اگر دنیا بیک دستور ماندے
بسا اسرارہا مستور ماندے

جن لوگوں کو کوئی ہم و غم دنیا میں نہیں پہنچا۔ اور جو بجائے خود اپنے آپ کو بڑے ہی خوش قسمت اور خوشحالی سمجھتے ہیں۔ وہ اللہ تعالےٰ کے بہت سے اسرار اور حقائق سے ناواقف اور ناآشنا رہتے ہیں۔ اسکی ایسی ہی مثال ہے۔ کہ مدرسوں میں سلسلہ تعلیم کے ساتھ یہ بھی لازمی رکھا گیا ہے۔ کہ ایک خاص وقت تک لڑکے ورزش بھی کریں۔ اس ورزش اور قواعد وغیرہ سے جو سکھائی جاتی ہے۔ سررشتۂ تعلیم کے افسروں کا یہ منشا تو ہو نہیں سکتا۔ کہ ان کو کسی لڑائی کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ اور نہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ اور لڑکوں کا وقت کھیل کود میں دیا جاتا ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ اعضاء جو حرکت کو چاہتے ہیں۔ اگر ان کو بالکل بیکار چھوڑ دیا جائے۔ تو پھر ان کی طاقتیں زائل اور ضائع ہو جائیں۔ اور اس طرح پر اسکو پورا کیا جاتا ہے۔ بظاہر ورزش کرنے سے اعضاء کو تکلیف اور کسی قدر تکان ان کی پرورش اور صحت کا موجب ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح پر ہماری فطرت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ وہ تکلیف کو بھی چاہتی ہے۔ تاکہ تکمیل ہو جاوے۔ اسلئے اللہ تعالےٰ کا فضل اور احسان ہی ہوتا ہے جو وہ انسان کو بعض اوقات ابتلاؤں میں ڈال دیتا ہے۔ اس سے اسکی رضا بالقضاء اور صبر کی قوتیں بڑھتی ہیں۔ جس شخص کو خدا پر یقین نہیں ہوتا اسکی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ وہ ذرا سی تکلیف کے پہنچنے پر گھبرا جاتے ہیں۔ اور وہ خودکشی میں آرام دیکھتا ہے۔ مگر انسان کی تکمیل اور تربیت چاہتی ہے۔ کہ اس پر اس قسم کے ابتلا آویں۔ اور تاکہ اللہ تعالےٰ پر اس کا یقین بڑھے۔

اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ لیکن جن کو تفرقہ اور ابتلا نہیں آتا۔ ان کا حال دیکھو۔ کہ کیسا ہوتا ہے۔ وہ بالکل دنیا اور اسکی خواہشوں میں منہمک ہو گئے ہیں۔ ان کا سر اوپر کی طرف نہیں اٹھتا۔ خدا تعالےٰ کا ان کو بھول کر بھی خیال نہیں آتا۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے اعلیٰ درجہ کی خوبیوں کو ضائع کر دیا۔ اور بجائے اس کے ادنیٰ درجہ کی باتیں حاصل کیں۔ کیونکہ ایمان اور عرفان کی ترقی ان کے لئے وہ راحت اور اطمینان کے سامان پیدا کرتے۔ جو کسی مال و دولت اور دنیا کی لذت میں نہیں ہیں۔ مگر افسوس کہ وہ ایک بچہ کی طرح آگ کے انگارہ پر خوش ہو جاتے ہیں۔ اور اسکی سوزش اور نقصان رسانی سے آگاہ نہیں۔ لیکن جن پر اللہ تعالےٰ کا فضل ہوتا ہے۔ اور جن کو ایمان اور یقین کی دولت سے مالامال کرتا ہے۔ ان پر ابتلا آتا ہے۔

جو کہتے [illegible] ہم پر کوئی ابتلا نہیں آیا۔ وہ بدقسمت [illegible] ناز و نعمت میں رہ کر بہائم کی ز[illegible]تے ہیں۔ ان کی زبان ہے۔ مگر وہ [illegible]سکتی۔ خدا کی حمد و ثناء اس پر جاری نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ صرف فسق و فجور کی باتیں کرنے کے لئے اور مزہ چکھنے کے واسطے ہے۔ ان کی آنکھیں ہیں۔ مگر وہ قدرت کا نظارہ نہیں دیکھ سکتیں۔ بلکہ وہ بدکاری کے لئے ہیں۔ پھر ان کو خوشی اور راحت کہاں سے میسر آتی ہے۔ یہ مت سمجھو۔ کہ جس کو ہم و غم پہنچتا ہے۔ وہ بدقسمت ہے۔ نہیں خدا اسکو پیار کرتا ہے۔ جیسے مرہم لگانے سے پہلے چیرنا اور جراحی کا عمل ضروری ہے۔ اسی طرح خدا کی راہ میں ہم و غم آنا ضروری ہے۔ غرض یہ انسانی فطرت میں ایک امر واقعہ شدہ ہے جس سے اللہ تعالےٰ یہ ثابت کرتا ہے کہ دنیا کی حقیقت کیا ہے۔ اور اسمیں کیا کیا بلائیں اور حوادث آتے ہیں۔

ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ

ہمارا خدا تو دعاؤں سے ہی پہچانا جاتا ہے دنیا میں جس قدر قومیں ہیں۔ کسی قوم نے ایسا خدا نہیں مانا۔ جو جواب دیتا ہو۔ اور دعاؤں کو سنتا ہو۔ کیا ایک ہندو ایک پتھر کے سامنے بیٹھ کر یا درخت کے آگے کھڑا ہو کر یا بیل کے روبرو ہاتھ جوڑ کر کہہ سکتا ہے۔ کہ میرا خدا ایسا ہے۔ کہ میں اس سے دعا کروں۔ تو یہ مجھے جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا ایک عیسائی کہہ سکتا ہے۔ کہ میں نے یسوع کو خدا مانا ہے۔ وہ میری دعا کو سنتا اور اس کا جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بولنے والا خدا صرف ایک ہی ہے۔ جو اسلام کا خدا ہے۔ جو قرآن نے پیش کیا ہے۔ جس نے کہا۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ تم مجھے پکارو۔ میں تم کو جواب دوں گا۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے۔ کوئی ہو۔ ایک عرصہ تک سچی نیت اور صفائی قلب کے ساتھ اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتا ہو۔ وہ مجاہدہ کرے۔ اور دعاؤں میں لگا رہے۔ آخر اسکی دعاؤں کا جواب اسے ضرور دیا جاوے گا۔

قرآن شریف میں ایک مقام پر ان لوگوں کے لئے جو گوسالہ پرستی کرتے ہیں۔ اور گوسالہ کو خدا بناتے ہیں۔ آیا ہے۔ لَا یَرْجِعُ اِلَیْھِمْ قَوْلًا۔ کہ وہ ان کی بات کا کوئی جواب ان کو نہیں دیتا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو خدا بولتے نہیں ہیں۔ وہ گوسالہ ہی ہیں۔ ہم نے عیسائیوں سے بارہا پوچھا ہے۔ کہ اگر تمہارا خدا ایسا ہی ہے۔ جو دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور ان کے جواب دیتا ہے۔ تو بتاؤ۔ وہ کس سے بولتا ہے؟ تم جو یسوع کو خدا کہتے ہو۔ پھر اس کو بلا کر دکھاؤ۔ میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ سارے عیسائی اکٹھے ہو کر بھی یسوع کو پکاریں۔ وہ یقیناً کوئی جواب نہ دے گا۔ کیونکہ وہ مر گیا۔

عیسائیوں کو ملزم کرنے کے واسطے اس سے بڑھ کر کوئی تیز ہتھیار نہیں ہے۔ ان سے پہلا سوال یہی ہونا چاہیئے۔ کہ کیا وہ ناطق خدا ہے یا غیر ناطق؟ اگر غیر ناطق ہے۔ تو اس کا گونگا ہونا ہی اس کے ابطال کی دلیل ہے۔ لیکن اگر وہ ناطق ہے۔ تو پھر اسکو ہمارے مقابل پر بلا کر دکھاؤ۔ اور اس سے وہ بولیاں بلواؤ۔ جن سے سمجھا جاتا ہے۔ کہ وہ انسان کی مقدرت اور طاقت سے باہر ہیں۔ یعنی عظیم الشان پیشگوئیاں اور آئندہ کی خبریں۔

مگر وہ پیشگوئیاں اس قسم کی ہی نہیں ہونی چاہئیں۔ جو یسوع نے خود اپنی زندگی میں کی تھیں۔ کہ مرغ بانگ دیگا۔ یا لڑائیاں ہوں گی۔ قحط پڑیں گے۔ بلکہ ایسی پیشگوئیاں جن میں قیافہ اور فراست کو دخل نہ ہو۔ بلکہ وہ انسانی طاقت اور فراست سے بالاتر ہوں۔

میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ کوئی پادری یہ کہنے کی طاقت نہیں رکھ سکتا۔ کہ خدائے قادر کے مقابلہ میں ایک عاجز اور ضعیف انسان یسوع کی اقتداری پیشگوئیاں پیش کر سکے۔

غرض یہ مسلمانوں کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ ان کا خدا دعاؤں کا سننے والا ہے۔ کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے۔ کہ ایک طالب نہایت رقت اور درد کے ساتھ دعائیں کرتا ہے۔ مگر وہ دیکھتا ہے۔ کہ ان دعاؤں کے نتائج میں ایک تاخیر اور توقف واقع ہوتا ہے۔ اس کا سِر کیا ہے؟ اس میں یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اول تو جس قدر امور دنیا میں ہوتے ہیں۔ ان میں ایک قسم کی تدریج پائی جاتی ہے۔ دیکھو ایک بچہ کو انسان بننے کے لئے کس قدر مرحلے اور منازل طے کرنے پڑتے ہیں۔ ایک بیج کا درخت بننے کے لئے کس قدر توقف ہوتا ہے۔ اسی طرح پر اللہ تعالےٰ کے امور کا نفاذ بھی تدریجاً ہوتا ہے۔ دوسرے اس توقف میں یہ مصلحت الٰہی ہوتی ہے۔ کہ انسان اپنے عزم اور عقد ہمت میں پختہ ہو جاوے اور معرفت میں استحکام اور رسوخ ہو۔ یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جس قدر انسان اعلےٰ مراتب اور مدارج کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اسی قدر اسکو زیادہ محنت اور وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس استقلال اور ہمت ایک ایسی عمدہ چیز ہے۔ کہ اگر یہ نہ ہو۔ تو انسان کامیابی کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منزلوں کو طے نہیں کر سکتا۔ اسی لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ پہلے مشکلات میں ڈالا جاوے۔ اِنَّ مع العسر یُسْرًا اسی لئے فرمایا ہے۔

دنیا میں کوئی کامیابی اور راحت ایسی نہیں ہے۔ جس کے ابتدا اور اول میں کوئی رنج اور مشکل نہ ہو۔ ہمت کو نہ ہارنے والے مستقل مزاج فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ اور کچے اور ناواقف راستہ میں ہی تھک کر رہ جاتے ہیں۔ پنجابی میں کسی نے کہا ہے۔

ایہو ہیگی کیمیا جے دن تھوڑے ہون

پس جب خدا پر سچا ایمان ہو۔ کہ وہ میری دعاؤں کو سننے والا ہے۔ تو یہ ایمان مشکلات میں بھی ایک لذیذ ایمان ہو جاتا ہے۔ اور غم میں ایک اعلیٰ یاقوتی کا کام دیتا ہے۔ ہموم و غموم کے وقت اگر انسان کو کوئی پناہ نہ ہو۔ تو دل کمزور ہوتا جاتا ہے۔ اور آخر وہ مایوس ہو کر ہلاک ہو جاتا اور خودکشی کرنے پر آمادہ ہوتا بلکہ بہت سے ایسے بدقسمت یورپ کے ملکوں میں خصوصاً پائے جاتے ہیں۔ جو ذرا سی نامرادی پر گولی کھا کر مر جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا خودکشی کرنا خود ان کے مذہب کی موت اور کمزوری کی دلیل ہے۔ اگر اس میں کوئی قوت اور طاقت ہوتی۔ تو اپنے ماننے والوں کو ایسی یاس اور نامرادی کی حالت میں نہ چھوڑتا۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ پر اسے ایمان ہے اور اس قادر کریم ہستی پر یقین رکھتا ہے۔ کہ وہ دعائیں سنتا ہے۔ تو اس کے دل میں ایک طاقت آتی ہے۔

یہ دعائیں حقیقت میں بہت قابل قدر ہوتی ہیں۔ اور دعاؤں والا آخرکار کامیاب ہو جاتا ہے ہاں یہ نادانی اور سوء ادب ہے۔ کہ انسان خدا تعالیٰ کے ارادہ کے ساتھ لڑنا چاہے۔ مثلاً یہ دعا کرے۔ کہ رات کے پہلے حصہ میں سورج نکل آوے۔ اس قسم کی دعائیں گستاخی میں داخل ہوتی ہیں۔ وہ شخص نقصان اٹھاتا ہے اور ناکام رہتا ہے۔ جو گھبرانے والا اور قبل از وقت چاہنے والا ہو۔ مثلاً اگر بیاہ کے دس دن بعد مرد و عورت یہ خواہش کریں۔ کہ اب بچہ پیدا ہو جاوے۔ تو یہ کیسی حماقت ہو گی۔ اس وقت تو اسقاط کے خون اور چھچھڑوں سے بھی بے نصیب رہے گی۔ اسی طرح جو سبزہ کو نمو نہیں دیتا۔ وہ دانہ پڑنے کی نوبت ہی آنے نہیں دیتا۔

میں نے ارادہ کیا ہوا ہے۔ کہ ایک بار اور شرح و بسط کے ساتھ دعا کے مضمون پر ایک رسالہ لکھوں۔

مسلمان دعا سے بالکل ناواقف ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں۔ کہ جن کو بدقسمتی سے ایسا موقعہ ملا۔ کہ دعا کریں۔ مگر انہوں نے صبر اور استقلال سے چونکہ کام نہ لیا۔ اس لئے نامراد رہ کر سید احمد خانی مذہب اختیار کر لیا۔ کہ دعا کوئی چیز نہیں۔ یہ دھوکا اور غلطی اسی لئے لگتی ہے۔ کہ وہ لوگ حقیقت دعا سے ناواقف محض ہوتے ہیں۔ اور اس کے اثر سے بے خبر۔ اور اپنی خیالی امیدوں کو پورا نہ ہوتے دیکھ کر کہہ اٹھتے ہیں۔ کہ دعا کوئی چیز نہیں ہے۔ اور اس سے برگشتہ ہو جاتے ہیں۔

دعا ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے۔ اگر دعاؤں کا اثر نہ ہوتا۔ تو پھر اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔

(الحکم مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۲ء)

لاری جلنے کے مقدمہ کا فیصلہ

۱۹ اکتوبر۔ مسٹر ای۔ جے بنجمن چھاؤنی مجسٹریٹ نے تہل سنگھ لاری ڈرائیور کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ ملزم لاہور سے امرتسر کی طرف لاری لئے جا رہا تھا شالامار باغ کے قریب لاری میں پٹرول ڈالنے لگا۔ تو پٹرول کو آگ لگ گئی۔ لاری جل گئی۔ اور سٹی انسپکٹر امرتسر کا سامان مالیتی چار ہزار روپیہ جل گیا۔ کل تقریباً ۱۱ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔ آج عدالت نے ملزم کو زیر دفعہ ۲۸۵ تعزیرات ہند چھ ماہ قید سخت کی سزا کا حکم دیا۔

پٹیالہ جیل میں قیدیوں کا جنگ

۱۸ اکتوبر۔ آج پٹیالہ سنٹرل جیل کے بعض قیدیوں نے بھاگ جانے کی کوشش کی۔ انہوں نے ایک وارڈر سے بندوق چھین کر فائر کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن خوش قسمتی سے کوئی شخص زخمی نہ ہوا۔ اور ادھر گولیاں ختم ہو گئیں۔ جس پر ایک وارڈر نے لاٹھی مار کر بندوق والے قیدی کو گرا دیا۔ اس کے بعد ان قیدیوں اور وارڈروں میں لڑائی شروع ہو گئی۔ جس کے نتیجے میں دو قیدی ہلاک ہو گئے۔ اور باقی زخمی۔ کوئی قیدی بھاگ جانے میں کامیاب نہیں ہوا۔

پیغامی مشن

غیر مبائعین اور دیانتداری

(از مجاہد تحریک جدید سید شاہ محمد صاحب مبلغ جاوا)

کیا یہی وہ اشاعت قرآن مجید ہے جس پر آئے دن جناب مولوی محمد علی صاحب پریذیڈنٹ غیر مبائعین اتراتے رہتے ہیں

خدا تعالیٰ کے مامور اور اس کے قائم کردہ مرکز اور شعائر اللہ سے کسی قوم کا دور ہو کر جہاں جن فیوض اور برکات روحانی سے محروم ہو جانا ایک یقینی امر ہے۔ وہاں اس قوم یا افراد کا محسن کش ہونا اور ان میں سے دیانت اور امانت کا مفقود ہو جانا بھی ایک قطعی اور لابدی بات ہے۔ یہی حالت ہمارے ان بچھڑے ہوئے دیرینہ دوستوں غیر مبائعین کی اور ان کے امیر صاحب کی ہے۔ جو کہ کسی وقت صدی رواں کے مجدد۔ موجود زمانہ کے مامور اور نبی اللہ امام مہدی علیہ السلام کے دامن سے وابستہ رہ کر صالح ہوا کرتے تھے۔ اس مامور من اللہ کی وفات کے بعد بھی جس کو کہ وہ اس وقت "نبی آخر الزمان" اور "موجودہ زمانہ کا نجات دہندہ" اور "prophet" (پرافٹ) یقین کرتے تھے۔ چھ سال کے طویل عرصہ تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کی وفات تک ہمارے یہ پیغامی دوست اور ان کے موجودہ امیر جو کہ "ایک وقت صالح ہوا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی بیعت اور مرکز کے ساتھ وابستہ رہے اس وقت تک قوم نے بھی ان لوگوں کے سپرد جماعت کی کئی امانتیں کی ہوئی تھیں۔ بعض صدر انجمن کے ممبر تھے۔ اور وہ صاحب جن کی صالحیت میں شبہات کے بادل نمودار ہوئے جا رہے تھے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سکرٹری جیسے عہدہ پر متقرر تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے قریب جبکہ ان لوگوں کے دلوں میں مرض نفاق کے جراثیم پیدا ہو چکے۔ وہ اس قدر نشوونما حاصل [illegible] کر [illegible] تھے۔ کہ ان جراثیم نے سمندر پار کے علاقہ [illegible] کے دیہہ ووکنگ میں بھی رہنے والوں [illegible] بھی۔ اللہ [illegible] کو زخمی کر دیا [illegible] ملے۔ سب ال[illegible] ان موذی جراثیم کو سمند[illegible] بکھیرڑے

اور تند ہوائیں بھی ہلاک نہ کر سکیں۔ تو آخر وہ گھڑی آ پہنچی۔ کہ T.B. Specialists ڈاکٹر مطلق نے ان خطرناک سل کے مارے ہوئے مریضوں کو لاعلاج کر کے اس سینی ٹوریم سے بھی نکال دیا۔ جہاں کہ تمام دنیا کے مختلف امراض والوں کا علاج کیا جانا اس نے مقدر کر دیا تھا۔ اور جس کا یہ خود بھی طاعون کے ایام میں ذاتی تجربہ حاصل کر چکے تھے۔ لیکن مجبور تھے۔ کیونکہ سلسلہ الہام کی قبولیت میں سب سے کچا مولوی کا ڈپلوما مل چکا تھا۔ اس لئے اس حکیم و خبیر نے پہلے سے بعض نبضوں کو دیکھ کر ان کو خطرناک متعدی اور لاعلاج مریض سمجھ کر یہ فیصلہ فرما دیا تھا۔ کہ یہ گندے یہاں سے پیدا ہوں گے۔ اور پھر نکالے جائیں گے۔ وہ آسمانی الارم ان الفاظ میں تھا۔ کہ اخرج منہ الیزیدیون اور شاید یہی وہ مواد ہے۔ جس پر جناب اختر حسین صاحب گیلانی پیغامی مبلغ نے مباحثہ راولپنڈی میں فخراً بیان کیا ہے۔ کہ "علم قادیان سے نکل کر لاہور میں آ چکا ہے۔ اور قادیان میں صرف وہ چیزیں ہیں جو مسیح موعود کو بدنام کر رہی ہیں"۔

لیکن شاہ صاحب کا علم تو خدا کی اس وحی کی طرف جانا ہی نہ ہوا جس میں کہ قادیان میں رہنے والے پاک وجود کی نسبت اللہ تعالیٰ مسیح موعود علیہ السلام کو یہ فرما چکا ہے۔ کہ "...... اس کے ساتھ فضل ہے ...... وہ کلمۃ اللہ ہے ...... اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا ...... مظہر الحق والعلاء ...... جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور ...... ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا ...... اور قومیں اس سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برکت پائیں گی"۔

ایک طرف تو خدا تعالےٰ ہے۔ جو قادیان میں رہنے والے وجود کو پاک قرار دے کر اسے علوم سے پُر کرنے کا وعدہ فرماتا ہے۔ اور دوسری طرف جناب اختر حسین صاحب ہیں۔ جو زمین محترم کی بستی کو سرے سے ہی علم سے محروم فرماتے ہیں۔ خوب جرأت ہے۔ کہ مکرمی مولوی ابوالعطاء صاحب کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہی مناظرہ شروع کر دیا۔ شاید اسی علم کی طرف ان کا اشارہ تھا۔ کہ "قادیان سے لاہور چلا گیا۔

آخر ایسے مبارک وجود سے علیحدگی اختیار کر کے اس کے مقابل پر کھڑا ہو کر اور نبی کے تخت گاہ سے قطع تعلق کر کے امانت اور دیانت کہاں رہنی تھی۔ اور جس مرکز کی نسبت خدا کا پیارا مسیح اس سے الہام پا کر یوں فرما چکا ہے۔ مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ۔ کہ یہ اس مسجد کی نسبت ہے۔ جو کہ قادیان میں ہے۔ اور پھر وہ مسجد جس کی نسبت قرآن مجید میں اشارہ ہے۔ مسجد الاقصى الذي بارکنا حوله۔ ایسے مقام سے علیحدگی اختیار کر کے جو علوم کہ "قادیان سے اہل پیغام لاہور لے گئے"۔ فی الواقعہ اس میں اختر صاحب کے نزدیک بہت ہی برکت ہے۔ اللہ تعالےٰ جو عالم الغیب اور علیم و خبیر ہے۔ اس علم کی نسبت بھی اپنے پیارے و پاک مسیح موعودؑ کو ۱۴ ستمبر ۱۹۰۶ء کو مندرجہ ذیل الفاظ میں خبر دے چکا ہے۔ کہ

"ایک چغہ زریں جس پر بہت سنہری کام کیا ہوا ہے۔ مجھے غیب سے دیا گیا ہے۔ ایک چور اس چغہ کو لے کر بھاگا۔ اس چور کے پیچھے کوئی آدمی بھاگا۔ جس نے چور کو پکڑ لیا۔ اور چغہ واپس لے لیا۔ بعد اس کے وہ چغہ ایک کتاب کی شکل میں ہو گیا۔ جس کو تفسیر کبیر کہتے ہیں۔ اور معلوم ہوا۔ کہ چور اس کو اس غرض سے لے کر بھاگا تھا۔ کہ اس تفسیر کو نابود کرے"۔ حضور علیہ السلام نے اس کی تعبیر یوں فرمائی ہے کہ چور سے مراد شیطان ہے۔ شیطان چاہتا ہے۔ کہ ہمارے ملفوظات لوگوں کی نظر سے غائب کرے"۔ (ملاحظہ ہو تذکرہ صفحہ ۶۴۴ بحوالہ بدر جلد ۲ صفحہ ۳۶ و الحکم جلد ۱۰ صفحہ ۳۱)

قادیان کی پاک بستی کی برکات سے محروم ہو کر جن لوگوں نے اپنی صالحیت کو کھو دیا۔ اور جس دیانت کا نقشہ پیش کیا ہے۔ اسکی ایک تازہ مثال ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنی شائع کردہ تفسیر میں ان مقامات اور ان آیات پر خوب گہرا پردہ ڈالا ہے۔ جن کو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی صداقت میں پیش فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق بالکل واضح اور صاف صاف قرآنی آیات کو مولوی صاحب موصوف نے اپنے اس خاص "علم" کے کمالات سے گول مول پیرائے میں بیان کرنے کے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔ جس علم کے لے جانے کے بعد اب اہل قادیان کو انہوں نے علم سے محروم کر دیا ہوا ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب اپنی انگریزی تفسیر قرآن مجید طبع اول کے صفحہ ۶ پر سورہ فاتحہ کی تفسیر کے یہ معنے فرماتے ہیں:۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ Guide us on the right path.

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ The path of those upon whom thou hast bestowed favours.

اور صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی تفسیر میں انعمت کو سورۃ نساء آیت ۶۹ سے استنباط کرتے ہیں۔ اور اپنے بیان کو حضرت ابن عباس کی تفسیر سے مستنبط کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

Those upon whom favours are bestowed are according to I'ab the four classes mentioned in 4 : 69 viz. the prophets, the truthful, the faithful, and the righteous (A. H). This shows that according to the Holy Qurān. The favours that were bestowed upon the prophets the gift of Divine revelation being one of the chief of them, can still be bestowed upon the righteous who follow the right way."

یہاں جاوا میں مولوی صاحب کی انگریزی تفسیر کا ترجمہ اہل پیغام نے ہالینڈ زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا ہے۔ اور اس میں اس تشریح کو بالکل ہی اڑا دیا ہے۔ جو کہ انگریزی تفسیر میں زیر آیت اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ہے۔ یہ ہے غیر مبائعین کی دیانت۔ شاید اہل پیغام کا وہ عقیدہ جس کا انگریزی تفسیر میں دبی زبان میں کچھ کچھ اظہار کیا ہے۔ وہ انگریزی جاننے والے علاقوں کے لئے ہے۔ اور انگریزی نہ جاننے والے ممالک کے لئے اور ہی عقیدہ ہے۔ جس طرح عیسائیوں نے بائیبل میں اپنی مرضی کے مطابق علیحدہ ممالک کے لئے حسب ضرورت تغیر و تبدل کر دیا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح ہمارے غیر مبائعین دوستوں کا طریق بھی ہے۔ کیا خوب اشاعت کی ہے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لائی ہوئی تعلیم کی۔ اور قرآن مجید کی۔ شاید یہی وہ علم ہے جو کہ بقول اختر صاحب قادیان سے لاہور چلا گیا ہے۔ مبارک ہو اختر صاحب کو اور ان کے ساتھیوں کو یہ علم اور دیانت۔

صرف یہی نہیں۔ بلکہ کئی اور مثالیں بھی پیش کی جا سکتی ہیں۔ مثلاً سورۂ نور میں آیت استخلاف کی تفسیر کرتے ہوئے جناب مولوی صاحب نے اپنی انگریزی والی تفسیر میں حضرت میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجدد اور امت اسلام کے لئے مسیح موعود ظاہر کرتے ہوئے اس طرح لکھا ہے۔ کہ اس آیت کی بناء پر حضور کا دعویٰ تھا۔ لیکن ہالینڈ زبان والے قرآن مجید میں خوب دیانت سے کام لیا ہے۔ کہ یہاں سے بھی یہ تفسیر سراسر اڑا دی ہے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام بالکل ہی نکال دیا ہے۔ تا حضور کو قرآن مجید کے رو سے انگریزی نہ جاننے والے علاقوں میں مجدد اور مسیح موعود بھی نہ ظاہر کیا جائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بہر حال دنیا کمانے کے لئے دیانت سے بھی ہاتھ دھونا کوئی بڑی بات نہیں ان کے نزدیک۔ زندہ باد دیانت!!

بالآخر احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کی دھوکہ دہی سے ناواقفوں کو بچائے۔ اور حقیقی احمدیت کے قبول کرنے کی لوگوں کو توفیق

احکام رمضان المبارک

چاند کا دیکھنا

عربی مہینہ کبھی انتیس ۲۹ دن کبھی تیس دن کا ہوتا ہے۔ جس وقت رمضان کا چاند نظر آ گیا۔ روزہ رکھنا فرض ہو گیا۔ حضورؐ فرماتے ہیں۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھو۔ اور چاند دیکھ کر روزہ چھوڑ دو۔ اگر انتیسویں دن ابر رہا۔ تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔ پھر اس کے بعد سے رمضان کے روزے شروع کرو۔ اسی طرح اگر شوال کا چاند۔ اگر انتیسویں رمضان کو ابر رہا۔ تو تیس دن رمضان کے پورے کر لو۔ اگر ابر کی وجہ بعض جگہ چاند نظر نہ آیا۔ اور بعض جگہ لوگوں نے اسی روز چاند دیکھ لیا۔ ان کی گواہی کی بناء پر روزہ رکھنا ہو گا۔ اگر دو گواہ ہوں۔ تو بہت بہتر ہے۔ ورنہ ایک ہی گواہ جو سچا عادل متقی ہو۔ کافی ہے۔

معلوم ہوا۔ کہ رمضان کے چاند کے لئے صرف ایک عادل متقی شخص کی گواہی کافی ہے اب رہا روزہ ترک کرنے کے لئے دو دیندار گواہوں کی ضرورت ہے۔ ایک شخص کی شہادت کافی نہیں۔

رمضان کی انتیسویں تاریخ تھی۔ دو شخص مسلمان باہر سے حضور کی خدمت اقدس میں آئے۔ اور گواہی دی۔ کہ ہم نے کل شام کو شوال کا چاند دیکھا ہے۔ آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا۔ کہ روزہ توڑ دیں۔ اور صبح عیدگاہ چل کر عید کی نماز ادا کریں۔

معلوم ہوا۔ کہ رمضان کے خاتمے پر روزہ ترک کرنے کے لئے دو متقی گواہوں کی ضرورت ہے۔ اور جب دو گواہوں نے گواہی دی۔ کہ ہم نے انتیسویں رمضان کو چاند دیکھا ہے۔ تو تمام لوگ روزہ ترک کر دیں۔ اور دوسرے روز صبح عید کی نماز ادا کریں۔

غیبت و جھوٹ

فرمان نبوی ہے۔ جو روزے دار جھوٹ سے نہیں بچتا۔ دھوکا بازی۔ فریب و مکاری و غیبت و بیہودہ حرکتوں سے پرہیز نہیں کرتا۔ اللہ پاک کو اس کے روزے کی کچھ پرواہ نہیں۔ روزے رکھنے سے یہ غرض ہے۔ کہ آدمی کا ظاہر و باطن پاک ہے۔ اور جب واہی تباہی قول و فعل کرتا رہا۔ تو کھانے پینے کے چھوڑ دینے سے وہ غرض حاصل نہ ہوئی۔ لڑنا۔ جھگڑنا جہالت کی باتیں کرنا۔ گالی گلوچ زبان پر لانا سخت

عہدے نیز احباب مجھ ناچیز کی صحت کے لئے اور یہاں پر ایک مخلص جماعت کے قیام کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔ والسلام۔ خادم سیدنا محمود عاجز سید شاہ محمد مجاہد تحریک جدید جاوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منع ہے۔ اسکی وجہ سے روزہ برباد ہو جاتا ہے۔ تجارت وغیرہ کے معاملات میں ضروری باتیں کرنا درست ہے۔ لیکن مکاری دغابازی وجھوٹ سے پرہیز کرے۔ بغیر ضرورت زبان نہ کھولے۔ اللہ کی یاد میں زبان جاری رہے۔

روزہ کا کفارہ

جو آدمی عمداً بلا عذر کھانا کھا کر یا پانی پی کر روزہ ترک کر دیوے۔ وہ سخت گنہگار ہے۔ توبہ کرے۔ اور روزے کی قضا ادا کرے اس کے ذمہ کفارہ وغیرہ کچھ نہیں۔

جو کوئی اپنی بیوی سے حالت روزہ میں صحبت کرے۔ تو اس کے لئے کفارہ بھی ہے۔ اور روزہ کی قضا بھی۔ کفارہ یہ ہے۔ کہ ایک غلام آزاد کرے۔ اگر قدرت نہیں۔ تو پے درپے دو ماہ کے روزے رکھے۔ اگر روزے کی بھی طاقت نہیں۔ تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ جس نے بھول کر کھانا کھا لیا۔ یا پانی پی لیا۔ تو وہ شخص اپنے روزے کو پورا کرے۔ کیونکہ (فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ) اللہ نے اس کو کھلا پلا دیا ہے۔ اگر کوئی شخص بھول کر سہواً روزے کی حالت میں بیوی سے صحبت کرے۔ لیکن جس وقت یاد آئے۔ اسی وقت دور ہو جائے۔ روزے میں کوئی نقصان نہیں۔ نہ ان دونوں کے ذمہ کفارہ ہے۔ نہ قضا۔

جلدی افطار کرنا۔ دیر سے سحری کھانا ثواب ہے۔ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ لوگ افطار میں جب تک جلدی کرتے رہیں گے۔ ہمیشہ بھلائی پر رہیں گے۔ کیونکہ افطار کے جلدی کرنے میں اظہار عجز پایا جاتا ہے۔ اللہ کے آگے اظہار عجز بہت ہی خوب ہے۔ سورج کے غروب ہونے کے بعد افطار میں جلدی کرنی بہت خوب ہے۔ حدیث قدسی میں آیا ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے۔ کہ بندوں میں سے مجھے وہ بندہ بہت پیارا ہے جو روزے کو سب سے جلدی افطار کرے۔

ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ حضور انور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میری امت ہمیشہ بھلائی پر رہیگی جب تک سحری کھانے میں دیری اور افطار میں جلدی کریگی۔ سحری کھاؤ۔ کیونکہ سحری کے کھانے میں برکت ہے۔ سحری کھانے سے روزہ پر قوت ہو جاتی ہے۔ نیز اہل کتاب کی مخالفت ہوتی ہے حضور

آنریبل میاں عبدالحی وزیر تعلیم پنجاب کی بصیرت افروز تقریر

حال میں ہی آنریبل موصوف نے زمیندارہ ہائی سکول گجرات میں مندرجہ ذیل تقریر فرمائی:۔

آپ نے فرمایا۔ کہ آج سے سترہ مہینے پہلے اس صوبے پر انگریز حکومت کرتا تھا۔ لیکن اب حالات بدل چکے ہیں۔ اب آپ کی اپنی حکومت ہے۔ اور آپ کے وزراء آپ کے حکام نہیں۔ بلکہ خدام ہیں۔ سردار سکندر حیات خاں ہمارے سردار ہیں۔ لیکن اپنے آپ کو سردار نہیں سمجھتے۔ بلکہ آپ کا خدمتگذار جانتے ہیں۔ جس طرح تسبیح میں ایک سو دانے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کو شمار کیجئے۔ تو ایک سو ایک بنتے ہیں۔ ان دانوں کا امام اپنے آپ کو کسی گنتی شمار نہیں سمجھتا۔ حالانکہ تمام ابتدا و انتہاء اسی ایک لمبے سے دانے پر ہوتی ہے۔ اور اگر وہ نہ ہو۔ تو ایک سو دانوں کا شیرازہ بکھر جائے۔

اصلی بادشاہ خدا ہے

جب مجھے سر سکندر حیات خاں نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں تم کو وزیر مقرر کرنا چاہتا ہوں۔ تو میں نے پوچھا۔ کہ وزیر کے لئے بادشاہ کا ہونا ضروری ہے۔ آخر ہم کس کے وزیر ہونگے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہمارا تمہارا اصلی بادشاہ تو خدا ہے۔ لیکن خدا کے بعد ہم اپنا بادشاہ زمیندار کو سمجھیں گے۔ جس کا ووٹ ہم کو وزیر مقرر کرتا ہے۔ جس کی کمائی کی برکت سے وزراء و حکام کو تنخواہ ملتی ہے۔ اور تمام طبقات جمہور اپنی معاشں حاصل کرتے ہیں۔

بنیاد کی اینٹیں

اس کے بعد میاں صاحب نے ایک پختہ مکان کی مثال دی۔ اور فرمایا۔ کہ اینٹوں کا مکان ہے جس کی سب سے اوپر کی اینٹیں وزیر ہیں۔ اور سب سے نیچے کی اینٹیں تم ہو۔ تم بنیاد ہو۔ تمہارے ہی سہارے پر یہ تمام عمارت کھڑی ہے۔ سردار سکندر حیات خاں نے دیکھا۔ کہ بنیاد کی اینٹیں کمزور ہو رہی ہیں۔ یعنی زمینداروں کی حالت اچھی نہیں۔ انہوں نے خیال کیا۔ کہ اگر ان اینٹوں کو مضبوط نہ بنایا گیا۔ تو یہ سارا مکان دھڑام سے نیچے آن گرے گا۔ چنانچہ انہوں نے چار بل تیار کئے۔ جن سے بنیاد کو تقویت پہنچیگی۔ اور عمارت کھڑی رہے گی۔ جمہوریت کا مطلب یہ ہے۔ کہ حکومت اکثریت کے ہاتھ میں رہے۔ اور وہ اقلیتوں کی حفاظت کرے۔ جب تک مکان کی ایک ایک اینٹ ایک دوسری کے ساتھ پیوست نہ رہے گی۔ مکان کس طرح کھڑا رہے۔

بیمار بھائی کے لئے ایثار کرو

اگر ساہوکاروں اور مہاجنوں کو ان بلوں سے کوئی تکلیف پہنچ رہی ہے۔ تو انہیں گوارا کرنی چاہیئے۔ اگر دس بھائیوں میں سے ایک بیمار ہو۔ تو باقی نو بھائی اپنے مصارف میں تخفیف کر لیتے ہیں۔ تاکہ بیمار بھائی کے لئے دوا و غذا کا بندوبست کر سکیں۔ تم اس بھائی کو کیا کہو گے۔ جو بھائی کی بیماری کے باوجود اپنے عیش و عشرت کو نہ چھوڑے۔ اور اسکی دوا و غذا کے اہتمام کے لئے ذرا بھی ایثار نہ کر سکے۔

ہماری سست رفتاری اور تیز رفتاری

گذشتہ سولہ سترہ مہینوں میں ہمارے بعض کرمفرما ہم سے کہا کرتے تھے۔ کہ تم کام کرنے میں بے حد سست ہو۔ تم تو حرکت بھی نہیں کرتے۔ اور بالکل گذشتہ حکومت کی طرح چل رہے ہو۔ لیکن جب ہم نے ایک ہی اجلاس میں چار بل پاس کر دیئے۔ تو اب ہم پر حد سے زیادہ سرعت رفتار کا الزام لگایا جاتا ہے۔ لیکن اس سے قبل کی مدت ہم نے محض حالات کا صحیح جائزہ لینے میں بسر کی ہے۔ اور اب ہم صبر نہیں کر سکتے۔ اگر کسی جگہ آگ لگ رہی ہو۔ اور آگ بجھانے والا انجن تیز رفتاری کے ساتھ اس طرف جا رہا ہو۔ تو کیا یہ تیز رفتاری قابل اعتراض ہوگی؟ اگر کسی دور مقام پر کوئی شخص بیمار پڑا ہوا ہو۔ اور کوئی شخص دوا لے کر اسکی طرف بھاگا ہوا جا رہا ہو۔ تو کیا اس کا بھاگنا قابل اعتراض ہوگا؟

شہر کا مزدور اور گاؤں کا زمیندار

اس کے بعد میاں صاحب نے شہری غریبوں اور دیہاتی غریبوں کا مقابلہ کیا۔ اور فرمایا۔ کہ ان بلوں سے شہری غریبوں کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ لیکن انصاف سے دیکھو۔ تو شہری غریبوں کے لئے ہزار قسم کے آرام اور مزدوری کے مواقع حاصل ہیں۔ جو دیہاتیوں کو بالکل حاصل نہیں۔ شہر کا مزدور دن بھر کسی کارخانے یا بازار میں کام کر کے شام کو روٹی پیدا کر سکتا ہے لیکن گاؤں کا زمیندار محض خدا کے بھروسے پر ہل چلاتا ہے۔ موسم کی مساعدت کا منتظر رہتا ہے۔ آفات ارضی وسماوی کے باوجود اگر سو من گیہوں پیدا بھی کر لیتا ہے۔ تو منڈی والے روے۔ تولے۔ منیم۔ آڑھتی۔ دلال۔ اس کو روپے میں سے ساڑھے نو آنے سے زیادہ حاصل کرنے نہیں دیتے۔

اس کے بعد میاں صاحب نے نصیحت کی۔ کہ اپنی روزی پیدا کرنا انسان کا سب سے پہلا فرض ہے۔ اور ہم خدمتگذاروں کا یہ فرض ہے۔ کہ جب غریب اپنی روزی پیدا کرنے میں مصروف ہو۔ تو اس کے رستے میں جو روکاوٹیں اور جال ہوں۔ ان کو ہٹانے کی کوشش کریں۔ مکڑی کی قسم کے انسانوں کو غریب آزاری سے باز رکھیں۔

بلوں کی شرح

کانگرسیوں کے بلند بانگ دعووں اور ان کے موجودہ طرز عمل کا ذکر کر کے میاں صاحب نے کہا۔ کہ تمہارے نزدیک دوست دشمن کا معیار صرف یہ ہونا چاہیئے۔ کہ جو زمینداروں کا بھلا چاہے۔ اور مفید بلوں کی حمایت کرے۔ وہ تمہارا دوست ہے۔ اور مخالف دشمن ہیں۔

اس کے بعد میاں صاحب نے چاروں بلوں کی نہایت سادہ اور سلیس شرح کی۔ اور مخالفین کے اس اعتراض کا پرزور رد کیا۔ کہ ان سے بڑے زمینداروں کو ہی فائدہ پہنچیگا آپ نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ سردار سر سکندر حیات خاں کے خاندان کو ڈھائی لاکھ روپے کا نقصان پہنچ رہا ہے۔ اگر ہم ایک سال تک یہ بل پیش نہ کرتے۔ تو یہ نقصان نہ ہوتا۔ لیکن سردار صاحب نے اپنے مفاد کی کچھ پروا نہ کی۔

میاں صاحب کی تقریر کے دوران میں بھی اور خاتمے پر بھی "زندہ باد" کے پرجوش نعرے لگائے گئے۔ (انشان)

فساد ملتان کا اصلی سبب

ہمعصر دور جدید نے فساد ملتان کے مندرجہ ذیل واقعات شائع کئے ہیں۔ کہ حالیہ فساد کی ابتدائی خبروں میں متواتر اس امر کا اظہار کیا گیا تھا۔ کہ بعض مسلمان خواتین نے ایک ہندو بزاز کی دکان سے کپڑا چرایا۔ جو تلاشی پر ان سے برآمد ہو گیا۔ جس پر مسلمانوں نے شور مچا دیا۔ اور فساد ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ کسی بدکردار فرد کی ناجائز حمایت کوئی اچھا فعل نہیں۔ اسلیئے اگر اس بناء پر مسلمانوں نے فساد شروع کر دیا ہو۔ تو نہایت قابل مذمت ہے۔ لیکن اب جو خبریں ملتان سے موصول ہوئی ہیں۔ ان سے یہ لرزہ خیز انکشاف ہوتا ہے۔ کہ بعض اوباش ہندو نوجوانوں ۴

۴ نے راہ گذر شریف مسلمان خواتین کو چھیڑا۔ اور جب انہوں نے اس سلوک کے خلاف احتجاج کیا۔ تو اس پاس کے بعض ہندو دوکانداروں نے ان عورتوں کی طرف تھان پھینک دیئے اور شور مچا دیا۔ کہ انہوں نے تھان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک عرب جادوگر کے حیرت انگیز کمالات

مسٹر ایڈن کرالی ایک عربی ساحر کے ساتھ مصر میں دوچار ہوئے۔ انہوں نے اس باکمال جادوگر کے حیرت انگیز کمالات اس طرح بیان کئے ہیں۔ کہ وہ ایک چھوٹی سی ڈھولک بغل میں دبا کر مسٹر ایڈن اور اس کے ساتھی کو لے کر دھوپ میں کھڑا ہوگیا۔ بعد ازاں وہ دھوپ میں بیٹھ گیا۔ اور اپنے حیرت خیز کمالات دکھانے شروع کئے۔ جو ہم نے اپنی زندگی میں نہ کبھی دیکھے تھے۔ نہ کبھی سنے تھے۔ اس کے اردگرد ریت اور ڈھولک کے سوا کچھ نہ تھا۔ لیکن اس نے میری جیب سے مرغی کے چوزے نکالنے شروع کر دیئے۔ بعد ازاں اس نے میرے بوٹ سے ایک بہت بڑا مرغ کھینچ کر باہر رکھ دیا۔ میرے ساتھی نے دوائی کی ایک بوتل اس کے حوالے کی۔ اس نے فوراً اس میں سے ایک بلی کا بچہ نکال کر باہر رکھ دیا۔ پھر اس نے میرے کان میں سے ایک سانپ نکالا۔ ایک سانپ میری ناک سے نکال کر باہر رکھ دیا۔ نیز میرے دوست کے منہ سے ایک پھن دار سانپ نکالا ممکن ہے۔ کہ یہ ہپناٹزم ہو۔ لیکن میں نے جو ریگستان بعد دوپہر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ بلاکم وکاست صحیح صحیح لکھ دیا ہے۔ ہم نے دیکھا۔ کہ اس نے سانپوں کو زمین پر رکھ دیا۔ اور خود ڈھولک بجانا اور گیت گانا شروع کر دیا۔ کبھی وہ اپنی زبان منہ سے باہر نکالتے اور کبھی اندر سکیڑ لیتے۔

ایک سانپ میری طرف بڑھا۔ میں مارے خوف کے جلدی سے پیچھے ہٹ گیا۔ میں حلفیہ بیان کرتا ہوں۔ کہ سانپ میری گردن سے ہوتا ہوا میرے بازو پر چڑھ گیا۔ اور میرے کان میں داخل ہوگیا۔ اور دوسرا میرے چہرے پر سے گزر کر میری ناک میں گھس گیا۔ اور تیسرا میرے دوست کے منہ میں چلا گیا۔ یعنی جہاں جہاں سے عرب جادوگر نے انہیں نکالا تھا۔ وہ وہیں واپس داخل ہو کر غائب ہوگئے۔ میرا بدن پسینہ پسینہ ہو رہا تھا۔ لیکن میرا منہ بالکل خشک تھا۔ بوڑھا جادوگر میری حالت کو دیکھ کر میرے مافی الضمیر کو بھانپ گیا۔ چنانچہ دفعتاً پانی سے لبریز گلاس نمودار ہوا۔ وہ میرے منہ کے قریب آگیا۔ اور میں تمام پانی پی گیا۔

اب عرب ساحر نے صاف اور شستہ انگریزی میں میرے ساتھ گفتگو شروع کر دی اس نے میری پرائیویٹ زندگی کے ایسے ایسے خفیہ راز بیان کئے۔ جو میرے اور میرے دوستوں کے سوا کسی کو معلوم نہ تھے۔ بلکہ اس نے میرے خفیہ حالات بھی بیان کر دیئے۔ جن کو کوئی شخص نہیں جانتا تھا۔ جہاں جہاں میں رہ چکا تھا۔ اس نے مجھے بتا دیا۔ بلکہ مجھے یہ بھی ہدایت کی۔ کہ اب تمہیں فلاں جگہ جانا چاہیئے۔ اس اثناء میں اس کے ہاتھ ریت میں حرکت کر رہے تھے۔ دفعتاً اس نے آنکھیں بند کر دیں۔ اور مجھ سے دریافت کیا۔ آیا تمہارے پاس ۲۰ پیاسٹر (یعنی سکہ) موجود ہیں۔ انگریزی سکوں میں ۲۰ پیاسٹر تقریباً ۴ شلنگ یا تین روپے ہوتے ہیں۔ میں نے کہا۔ ہاں میرے پاس ۲۰ پیاسٹر موجود ہیں۔ جادوگر نے مجھے کہا۔ کہ جیب سے نقدی نکالو۔ نیز مجھے کہا۔ کہ ان کے سن وغیرہ پڑھ لو۔ پھر مجھے کہنے لگا۔ کہ ان کو اپنی مٹھی میں مضبوط پکڑے رکھو۔ چنانچہ ان کو میں نے مٹھی میں مضبوط پکڑ لیا۔ جادوگر نے ایک دفعہ بھی ان کو نہ چھوا۔ نہ میرے نزدیک آیا۔ البتہ وہ ایک منٹ تک میری طرف ٹکٹکی باندھے غصے سے دیکھتا رہا۔ بعد ازاں اس کا غصہ کم ہوا۔ اور کہنے لگا۔ میرے بیٹے! اب اپنی مٹھی کھول دو۔ جب میں نے اپنی مٹھی کھولی۔ تو اس میں سوائے ٹین کے پرانے ٹکڑوں کے اور کچھ نہ تھا۔ میں نے بوڑھے جادوگر کی طرف دیکھا۔ تو ۲۰ پیاسٹر اس کے ہاتھ میں تھے۔ مجھے مخاطب کر کے جادوگر کہنے لگا۔ یہ میرا انعام ہے۔ چنانچہ وہ ۲۰ پیاسٹر لے کر اپنی جھونپڑی میں چلا گیا۔ (ماخوذ)

میراسن کی مکاری

ایک دیہاتی میراسی اور شہری میراسی کی آپس میں دوستی تھی۔ شہری میراسی عموماً گاؤں میں جایا کرتا تھا۔ اور دیہاتی میراسی اپنی مقدرت کے موافق اپنے دوست کی خاطر تواضع میں کوئی کمی نہ اٹھا رکھتا۔ شہری میراسی بڑی ضد کرتا۔ کہ بھائی کبھی تم بھی شہر آؤ۔ تم کو شہر کی سیر کراؤں۔ طرح طرح کے عجائبات دکھاؤں۔ وہ چاہتا یہ تھا۔ کہ چونکہ یہ میری خاطر مدارات کرتا رہتا ہے۔ مجھے بھی کسی طرح اسکی خاطر کا موقع ملے۔ اتفاقاً دیہاتی میراسی کو بھی ایک دفعہ شہر جانے کا اتفاق ہوا۔ اس نے سوچا کہ میرا دوست بڑی ضد کیا کرتا ہے۔ چلو اس کے گھر چلیں۔ اور مزے سے وہیں رات بسر کریں۔ وہ ساتھ لے کر شہر کے عجائبات بھی دکھلائے گا۔

دیہاتی میراسی اپنے دوست کے گھر گیا۔ میراسی خود گھر نہ تھا۔ اسکی بیوی تھی۔

دیہاتی میراسی (اپنے دوست کی بیوی سے) میرا بھائی کہاں ہے۔ میراسن بڑی چالاک تھی۔ اس نے سوچا۔ کہ اسکی خاطر تواضع کرنی پڑے گی۔ معلوم نہیں۔ کہ یہاں کتنے دن ٹھہریگا۔ کوئی ایسا طریقہ اختیار کروں۔ کہ یہ بلا ٹل جائے اور مفت کے خرچ کی زیرباری سے نجات حاصل ہو۔ کچھ سوچ کر اور منہ بسور کر کہنے لگی۔ بھیا کیا بتاؤں۔ تمہارے بھائی کو دو چار روز سے سودا ہو گیا ہے۔ اُسترا اس کے پاس ہے۔ گھر میں جس کسی کو آتا دیکھتا ہے اسکی ناک کاٹ ڈالتا ہے۔ اس کو دوست دشمن کی کوئی تمیز نہیں رہتی۔ تمہارے آنے کی خوشی تو بڑی ہوئی تھی۔ مگر اب تمہاری ناک کٹنے کا ڈر ہے۔

دیہاتی میراسی جھانسے میں آگیا۔ اور گھر سے فوراً چل دیا۔ اور سیدھا اپنے گاؤں کا رخ کیا۔

اس کے جانے کے تھوڑا عرصہ بعد شہری میراسی بھی آگیا۔ اس سے بیوی نے کہا۔ تمہارا دیہاتی بھائی آیا تھا۔ مگر وہ ناراض ہو کر چلا گیا ہے۔ میراسی نے پوچھا۔ کیوں؟ میراسن نے جواب دیا۔ کہ وہ استرا جو تم کل بازار سے خرید کر لائے تھے۔ مانگتا تھا۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ میں کہہ بیٹھی۔ کہ یہ تو تمہارے بھائی نے بڑے شوق سے خریدا ہے۔ انہیں آلینے دو۔ ان سے پوچھ کر لے لینا۔ بس میرا یہ کہنا تھا۔ کہ وہ ناراض ہو کر گاؤں چلا گیا۔ میں بہتیری منت سماجت کرتی رہی۔ کہ بھیا استرا لے لو۔ میری خطا معاف کر دو۔ مگر وہ کب مانتا تھا۔ دیہاتی جاہل تو ہوتے ہی ہیں۔ میری ایک نہ سُنی۔ اور چل دیا۔ ابھی ابھی گیا ہے۔

میراسی نے بیوی کو بہت بُرا بھلا کہا۔ کہ میرا بھائی عرصہ کے بعد آیا تھا۔ تو نے اسکو ناراض کر دیا۔ میراسی فوراً اُسترا لے کر اس کے پیچھے چلا۔ دوڑتے دوڑتے شہر سے باہر گاؤں کے راستہ میں اسے جاتے ہوئے دیکھ لیا۔ جب اس سے تھوڑا فاصلہ رہ گیا۔ تو کہنے لگا۔ بھائی صاحب! ٹھیرو!! ٹھیرو!!! یہ لو اُسترا۔ دیہاتی میراسی کے ہوش جاتے رہے۔ اور وہ ناک بچانے کی خاطر بے تحاشا دوڑا۔ اور شہری میراسی کے ہاتھ نہ آیا۔ وہ مایوس ہو کر گھر واپس آگیا۔

بیوی نے اسے تمام ماجرا سنایا۔ تو وہ بہت خوش ہوا۔ اور بیوی کی چالاکی کی داد دی۔

جمعرات پر جنگ

دنیا نے ابتدا سے لے کر آج تک جتنی چھوٹی بڑی جنگیں دیکھی ہیں۔ ان سب کی بناء "زن" "زمین" اور "زر" میں سے کسی نہ کسی سے ضرور اٹھتی ہے۔ لیکن آج ہم جس جنگ کا حال اپنے معزز ین کو پہنچا رہے ہیں۔ وہ نہ تو زن نہ زر اور نہ زمین کے لئے ہوئی ہے۔ بلکہ "جمعرات" کے لئے ہوئی ہے۔ ایک گروہ چیخ چیخ کر کہتا تھا۔ کہ جمعرات ہماری ہے۔ کوئی طاقت بارھویں جمعرات ہم سے نہیں لے سکتی۔ دوسرا فریق غصہ کے مارے بے تاب ہو کر بے حساب جھاگ بہاتے ہوئے کہتا تھا۔ کہ بارھویں جمعرات کے ہم مالک ہیں۔ کوئی مرد کا بچہ آنکھ اٹھا کر اسے نہیں دیکھ سکتا۔

ناظرین حیران ہوں گے۔ کہ یہ جمعرات کیا بلا ہے۔ مگر گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ واقعہ یوں ہے۔ سنیئے اور غور سے سنیئے۔

موچھ کے شمالی جانب ایک فقیر صاحب کا مزار ہے۔ یہ بزرگ کئی سو سال پیشتر کے یہاں مدفون ہیں۔ یہ فقیر صاحب تھے تو مسافر۔ مگر یہاں کی ایک قوم جو چستی کہلاتی ہے۔ فقیر صاحب کی وارث بنی ہوئی ہے۔ چونکہ فقیر صاحب کی شہرت دور و نزدیک خوب پھیلی ہوئی ہے۔ اس لئے لوگ جمعرات کے دن آکر یہاں منتیں مانتے ہیں۔ چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ چستی قوم کے بیس پچیس گھروں نے جمعراتیں تقسیم کی ہوئی ہیں۔ وہ اپنی اپنی جمعرات صبح سے شام تک وہاں بیٹھتے ہیں۔ غلہ۔ شیرینی۔ کپڑا مرغ۔ بکرے وغیرہ وغیرہ جو کچھ جمع ہوتا ہے۔ اپنے گھر لے آتے ہیں۔ چونکہ یہ جمعراتیں آمدنی کے لحاظ سے اچھی خاصی جائیداد ہیں۔ اس لئے چستی لوگ انہیں خرید و فروخت بھی کرتے رہتے ہیں۔ کئی بار ان میں سے جواریوں نے اپنی کئی جمعراتیں جوئے میں بھی ہار دی ہیں۔ ایک واقعہ جو اہم ہے۔ حال ہی میں ہوا ہے۔ ایک آدمی نے اپنی جمعرات ایک دوسرے چستی کے پاس سَو روپے میں رہن رکھ دی۔ اور خود کہیں باہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چلا گیا۔ کچھ عرصہ بعد اس کے وارثوں نے کہا۔ کہ ہم جمعرات خود وصول کریں گے۔ اس پر مقدمہ بازی ہوئی۔ اور عدالت نے رہن لینے والے کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ کچھ عرصہ گذرنے کے بعد پھر اسنے مالکوں کے پیٹ میں مروڑ اٹھا۔ اور انہوں نے اعلان کر دیا۔ کہ جمعرات ہمارا حق ہے۔ ہم خود وصول کریں گے۔ اس پر فریق ثانی نے بھی جوابی کارروائی کی۔ الغرض دونوں گروہ مخصوصہ جمعرات کو مزار شریف پر گئے۔ مقامی پولیس کی عنایت سے فساد رفع دفع ہو گیا۔ یہ ہیں ہمارے بزرگانِ دین کے مزاروں کا حال۔ کوئی انہیں رہن رکھتا ہے۔ اور کوئی بیع کرتا ہے۔ مگر مسلمان ہیں۔ کہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

(شان)

طریقِ عمل

اس کے بعد عمل کی باری ہے۔ انہیں سکھلانا چاہیئے۔ کہ کس طرح وہ اپنے خاندان۔ اپنی برادری۔ اپنی قوم۔ اپنے دیس کی خدمت کر سکتی ہیں۔ انہیں جتا دینا ضروری ہے۔ کہ خدمات عورتوں کے کیا ہیں۔ اور مردوں کے کیا۔ مردوں کا کام مردوں کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ مرد عورتوں کا کام کر سکیں۔ اور عورت مردوں کے۔ عورت کا اولین فرض اپنے خاندان کی خدمت کرنا ہے۔ جس کی کہ وہ وزیر ہے۔ یہ وہ خدمت ہے۔ جس کو کرایہ کے ٹٹو یا ملازم عمدگی کے ساتھ قطعاً سرانجام نہیں دے سکتے۔ لڑکیوں کے یہ جزوِ اعظم تعلیم ہے۔ کہ انہیں ان تمام چیزوں کے نفع و ضرر سے واقف کر دیا جائے۔ جو روزمرہ کام میں آتی ہیں۔ اچھے اچھے کھانے پکانا۔ سینا۔ پرونا۔ کشیدہ کاری وغیرہ سیکھنا بھی لڑکیوں کے لئے بہت ضروری ہے۔ وہی بہو بیٹیاں قابلِ تعریف ہیں۔ جو چنے کی روٹی بھی ایسی مزیدار پکائیں۔ کہ ان کے آگے پکوان کی کچھ مجال نہ رہے۔ معمولی کپڑے کو ایسی عمدگی کے ساتھ سی کر تیار کریں۔ کہ مخمل اور ریشم مات ہو جائے۔

ڈیڑھ گڑوی

پنڈت شوکمار پرلے درجے کے دانا اور سیانے بھگت ہیں۔ دنیا جمع کرنے کا خیال ہر وقت دامنگیر رہتا ہے۔ کنجوسی کر کے بچاتے ہیں۔ کئی کئی تکلیفیں برداشت کرتے ہیں۔ لیکن پست اندازی کی حالت کو نہیں چھوڑ سکتے۔

ایک دن وہ پوجا پاٹ میں منہمک تھے۔ کسی بدمعاش نے موقع پا کر ان کی گڑوی اٹھا لی۔ بھگت نے باوجود تلاش کرنے کے گڑوی نہ پائی۔ اس غیر معمولی نقصان کو بھگت کی طبیعت کب برداشت کر سکتی تھی۔ کافی سوچ کے بعد اس نے تجویز نکالی ان کے دماغ نے ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ اگر آٹھ دن روٹی نہ کھائی جائے۔ تو گڑوی کی قیمت نکل آئے گی۔ پھر وہاں کیا دیر تھی۔ بھگت کے دل نے تائید و تصدیق کی۔ اور عملدرآمد شروع کیا۔

بھگت صاحب کو فاقہ میں چوتھا دن ہے فاقہ میں بدمست ہو رہے ہیں۔ ان کے دوست کا گذر ہوتا ہے۔

دوست۔ بھگت جی! کیوں گڑوی ملی ہے یا نہیں؟

بھگت صاحب۔ ہاں صاحب آدھی تو مل گئی ہے۔ آدھی ابھی رہتی ہے۔ بھگت کی یہ گفتگو گڑوی اٹھانے والے نے سن لی۔ وہ سمجھا۔ کہ بھگت کو میری چوری کا علم ہو گیا ہے۔ دل ہی دل میں کچھ سوچا۔ اور گڑوی شام کو پنڈت جی کے گھر میں چھوڑ گیا۔

دوسرے دن علے الصبح پنڈت صاحب معمول سے زیادہ خوش ہیں۔ گڑوی مل چکی ہے۔ ان کے دوست کا گذر ہوتا ہے۔ پھر وہ پنڈت صاحب سے پوچھتے ہیں۔ کیوں صاحب مزاج کیسے ہیں۔ گڑوی ملی ہے یا نہیں۔

پنڈت صاحب ہاں صاحب ملی ہے۔ ایک کی بجائے ڈیڑھ ملی ہے۔ ان کے دوست نے حیران ہو کر پوچھا۔ ڈیڑھ کیسے؟

پنڈت صاحب۔ اصل گڑوی بھی مل گئی ہے۔ اور آدھی ہم نے اپنے پیٹ کو کاٹ کر بچالی ہے۔ چار دن روٹی نہیں کھائی۔ اور آدھی گڑوی کی بچت ہوئی ہے۔

دوست۔ آفرین ہے آپ کی دانائی پر۔ اگر ہمارے زمیندار بھائی آپ کی طرح پس اندازی کی عادت پیدا کر لیں۔ اس سے پہلے جسقدر فضول خرچیاں کر چکے ہیں۔ جس قدر قرضہ بھاری سود پر اٹھایا ہے۔ اور بیاہ شادیوں میں کے کوڑے کر دیئے ہیں۔ ان سے آئندہ کے لئے توبہ کریں۔ اور قرضہ لینے کی بجائے جمع کریں۔ اور ۴

۴ جمع کریں۔ اور فضول خرچی کی بجائے کم خرچ کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ تمہاری طرح وہ ڈیڑھ گنا فائدہ میں نہ رہیں۔ وہ یقیناً مہاجنوں کے بے جا ظلم سے بچ جائیں گے۔ بھگت۔ ہاں ہو تو سکتا ہے۔ مگر وہ ناعاقبت اندیش

احمدیت کی ابتداء اور انتہاء

مندرجہ ذیل نظم آج سے ۱۸ سال قبل ایک طبی رسالہ "رفیق حیات" میں جناب نواب خانصاحب ثاقب میرزا خانی مجسٹریٹ ریاست مالیر کوٹلہ مرحوم و مغفور کی شائع ہوئی تھی۔ جس کو ناظرین فاروق کی خاطر نقل کیا جاتا ہے۔ نہایت سادہ نظم ہے۔ جو بچوں کو یاد کرنی چاہیئے۔ (ایڈیٹر)

احمدیت کی ابتداء کیا ہے — میں بتاؤں یہ سلسلہ کیا ہے
حضرتِ مصطفیٰ کے ایک غلام — احمدِ مجتبیٰ کے مظہرِ تام
حضرتِ میرزا غلام احمد — آئے ہو کر مجددِ سرِ صد
مہدئے نیکنام ہو کر آئے — عیسئے خوش کلام ہو کر آئے
دینِ اسلام کی حمایت کی — حالِ اسلام پر عنایت کی
دیں میں جب پائی ناتوانائی — آپ نے آ کے کی مسیحائی
آپ آئے تو جاں میں جاں آئی — گویا دنیا جہاں میں جاں آئی
جب ندا دی کہ میں مسیحا ہوں — میں ہی مہدی ہوں میں ہی عیسیٰ ہوں
سینکڑوں مردے دم میں جی اُٹھے — دائمی پا کے زندگی اُٹھے
سینکڑوں کور ہو گئے بینا — نور سے جن کا کھل گیا سینہ
نورِ عرفاں سے کھل گئیں آنکھیں — روئے حق دیکھنے لگیں آنکھیں
نورِ حق کا ظہور ہونے لگا — کفرِ دنیا سے دور ہونے لگا۔
خلق ناآشنا خدا سے تھی — آشنا اب خدا سے ہونے لگی
آریہ۔ برہمو اور عیسائی — ہو گئے نام حق کے شیدائی
چھا گیا سب پہ رعب حضرت کا — لوہا مان اُٹھے خود بدولت کا
قتلِ خنزیر اور کسرِ صلیب — آپ نے کی۔ خوشا ہمارے نصیب
ہم نے آنکھوں سے اسکو دیکھ لیا — شربتِ وصل شوقِ دل سے پیا
آئے جب احمدِ مبارک نام — اُن سے احمد کا سُن لیا پیغام
اس نے توحید ہم کو سکھلائی — صورتِ پاک ذات دکھلائی
روئے حق جب دکھا دیا اس نے — نقشِ باطل مٹا دیا اس نے
مبتلا تھے جو خود پرستی میں — وہم کی بندگی میں مستی میں
بادۂ حق سے ہو گئے سرشار — نشۂ ذکرِ یار سے ہشیار
جستجوئے خدا کی ایک لگن — دلِ عالم میں کر دی موج افگن
مذہبِ ناروا کو توڑ دیا — رشتۂ دل خدا سے جوڑ دیا
کر دی باطل خدائے عیسیٰ — ہوئے حیران فدائے عیسیٰ
سُن کے بُرہان اسکی اور دلیل — ہوئے اعدائے روسیاہ ذلیل
اب اس کے مقابلہ کی نہ تھی — سامنے اس کے بات ہو نہ سکی
جب ڈوئی جھوٹا مدعی اٹھا — مضمحل اس کے آگے ہو بیٹھا
گر گیا اس کے جسم پر فالج — ہیچ سب اس کا ہو گیا نالج

م-

[illegible] (نیازی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آیا آتھم مقابلہ پر جب
ٹوٹا اس پر خدا کا قہر و غضب

مذہب عیسوی ہوا پامال
آکے نازل ہوا خدا کا جلال

وہ جو تھا ایک دشمن اسلام
کہتے ہیں لیکھرام جس کو عوام

اس پہ انہونی ایسی موت آئی
ہو گئے اس کے دوست سودائی

تیغ بُراں جو آشکار ہوئی
بدزباں کے جگر کے پار ہوئی

پیارے احمدؑ کی یہ ولایت تھی
تھا یہ اعجاز یا کرامت تھی

اٹھا امرت سری بصد انداز
جس کو تھا اپنے علم و فن پہ ناز

اس کو تاب مقابلہ جو نہ تھی
رسّی اپنی دراز اس نے کی

اس نے قائم کیا تھا جو معیار
ہو گیا اس کے ہی گلے کا ہار

رسّی) آخر دراز ہو کے رہی
منکر سرکش و مکذّب کی

پھر پگھٹ بھی ذلیل و خوار ہوا
جب خدائی کا جن سوار ہوا

اب ڈوئی ہے نہ ہے پگھٹ کا نشاں
صاف باطل سے ہے فضائے جہاں

نام احمدؑ کا نور پھیل گیا
دینِ حق دُور دُور پھیل گیا

کرکے انجام کار اپنا کام
دے گیا سب کو صلح کا پیغام

امن دنیا میں کر گیا قائم
نام نیک اس کا رہ گیا دائم

آیا جب داعئ اجل کا پیک
خوش دلی سے کہا اسے لبیک

یار باقی سے جا ملا آخر
عشق کا یہ صلہ ملا آخر

نور دیںؓ جانشیں ہوئے ان کے
وارثِ علم دیں ہوئے ان کے

آپ نے زور کی خلافت کی
ہاتھ پر ان کے سب نے بیعت کی

درس قرآں تھا آپ کا مشہور
دُور و نزدیک کو کیا پُر نور

آپ تھے عشق مصطفٰےؐ میں چور
نور اسلام سے تھا دل معمور

آپ علم حدیث کے حامی
علم قرآں میں آپ تھے نامی

سنّتِ مصطفٰےؐ کے شیدائی
جس سنت کے تھے وہ سودائی

نوجواں ان کے کچھ خلاف ہوئے
وعظ پھر ان کے صاف صاف ہوئے

نوجوانی کے جوش کو توڑا
راہ پر ان کو لا ہی کے چھوڑا

آپ کی سب نے پھر کے بیعت کی
ہو گئے سیدھے اور اطاعت کی

فتنہ و شر فرو ہوا سارا
یکدل و یک زباں جتھا سارا

دے چکے جب وہ کام کو انجام
یار باقی کا آگیا پیغام

منزل ہستی و بقا کو گئے
سچ تو ہے وصل دلربا کو گئے

آپ کے بعد شور و شر اٹھا
فتنہ و شور و شر کا سر اٹھا

ایک کہتا تھا میں امیر بنوں
دوسرا یہ کہ میں وزیر بنوں

ایک کہتا تھا میں ولایت لوں
دلِ عالم کی میں حکومت لوں

دوسرے کے یہ دل میں تھا ارماں
چلیں کہنے پر میرے پیر و جواں

تھا مگر دست کردگار میں زور
ہو گیا گرد لمحہ بھر میں شور

تھا خلیفہ بنانا جس کا کام
خلق کو اس نے کر دیا الہام

کہ عمر ہے خلیفہ ثانی
پائی ہم نے مراد من مانی

ہاں اولوالعزم میرزا محمودؓ
پور پیغمبرِ خدا محمود

آتے ہی آپ نے یہ کام کیا
دین اسلام نیک نام کیا۔

بھیجے یورپ میں اپنے صادق یارؑ
گونجی آواز حق سمندر پار

کونے کونے میں دی صدا اس نے
گوشے گوشے میں دی ندا اس نے

کہ چلے آؤ امن کے گھر میں
کیا دھرا ہے فساد اور شر میں

آؤ اسلام میں چلے آؤ
چاہتے ہو اگر اماں پاؤ

کسی مذہب میں امن عام نہیں
کہیں آسائش دوام نہیں

گورے کالے ہیں ایک ایماں میں
مشترک سارے حسن و احساں میں

ربِّ واحد کو ایک مانتے ہیں
نوع انساں کو ایک جانتے ہیں

سارے ہمدرد و یکدگر ہیں یہ
وہ اگر دل تو پھر جگر ہیں یہ

ایسے مذہب میں اختلاف کہاں
غیر مذہب میں ائتلاف کہاں

ایک ہو کر رہیں گے دنیا میں
ہونگے یک رنگ جا کے عقبٰی میں

ان میں اَن بن نہیں۔ نہیں پیکار
یار اک دوسرے کے اور غمخوار

ہیں یہ ناآشنا لڑائی سے
آشنا صلح اور صفائی سے

دین اسلام کی یہ ہیں برکات
اور مذہب میں کب ہیں یہ حسنات

ایسے مذہب کو ہم ہیں پھیلاتے
راگ توحید حق کا ہیں گاتے

ہم کو حق نے دیا ہے ایسا امام
جس نے بتلایا ہم کو دین اسلام

احمدیّت اسی کا نام کہو
دین اسلام کا یہ کام کہو

ہے عقیدہ یہ احمدیّت کا
جُز خدا کے نہیں کوئی زندہ

آدمؑ باصفا سے موسیٰؑ تک
اور موسیٰؑ سے لے کے عیسیٰؑ تک

کوئی زندہ نہیں رہا دائم
نہیں ہرگز بجز خدا دائم

حضرت مصطفٰےؐ پیمبر تھے
ساری دنیا کے ایک رہبر تھے

کرکے تبلیغ حق سدھار گئے
اور مخلوق کو سنوار گئے

حضرتِ مصطفٰےؐ ہوں زیر زمیں
اور عیسیٰؑ ہوں آسماں پہ مکیں

یہ ہماری سمجھ سے باہر ہے
جو نہ سمجھے اسے وہ کافر ہے

شرک ہے یہ بڑا خدا کی پناہ
اس سے بڑھ کر نہیں کوئی بھی گناہ

حیّ و قیوم ہے خدائے جہاں
اس سے قائم ہے سب زمین و زماں

آسمان و زمیں کا ہے وہ نور
نور سے اس کے ہے جہاں معمور

ہم کلامیٔ کردگار جلیل
اس کی ہستی کی ہے یہ زندہ دلیل

خود وہ زندہ ہے اور اس کا کلام
اس کی ہستی کا ہے ثبوت الہام

پیشگوئی دلیل روشن ہے
اس سے ہستیٔ حق مبرہن ہے

غیب کی بات کہہ کے اک بندہ
کرے ثابت کہ ہے خدا زندہ

ہے خدا کی یہ خاص رحمت عام
خاص بندوں کو وہ کرے الہام

اے خدا میری یہ دعا سُن لے
خاص بندوں میں تو مجھے چُن لے

یار ہمدرد نے جو پوچھا درد
نظم کہنے کا دل میں اٹھا درد

بہیائے "روشن علی" کا حکم آیا
ثاقب اس حکم کو بجا لایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشمیری ریل کی توقع

بمقام سرینگر۔ ۱۲ر اکتوبر کو ایک عام اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم ریاست کشمیر نے اعلان کیا ہے۔ کہ جموں سے لے کر اکھنور تک ریلوے لائن کا تصور جلدی ہی حقیقت میں تبدیل ہو جائے گا۔ اس ریلوے لائن سے پیاری کے کانوں سے کوئلہ نکالنے کے کام میں بڑی سہولتیں ہو جائیں گی۔

رپٹ درج کرنے سے انکار

ضلع شیخوپورہ میں ایک سب انسپکٹر کو اس الزام میں معطل کر دیا گیا ہے۔ کہ اس نے قتل کے ایک واقعہ کی رپورٹ درج کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

مسجد شہید گنج کا اپیل پریوی کونسل میں

ملک برکت علی۔ ایم۔ ایل۔ اے بیرسٹر نے حسب ذیل اعلان لاہور سے شائع کیا ہے:۔ " مسجد شہید گنج کی اپیل کی کتابیں چھاپ کر پریوی کونسل کو بھیج دی گئی ہیں۔ اور طرفین کو ہائیکورٹ کی طرف سے اطلاع مل گئی ہے۔ کہ وہ اپنی نمائندگی کا وہاں انتظام کریں بالفاظ دیگر انہیں سولیسٹر اور وکلا کا انتظام کرنا ہے۔ اپیل کی سماعت منظور کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اپیل داخل کرنے کے واسطے اجازت دینے کی درخواست بھیجی گئی تھی۔ اجازت دینے کی درخواست منظور ہونے سے اپیل داخل کرنے کی اجازت خود بخود منظور ہو جاتی ہے۔ اور اب اسکی سماعت ہوگی۔

فلسطین کے حالات

یروشلم۔ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ مسجد عمر کے علاقے کے سوا برطانی فوجوں نے تمام شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ عارضی طور پر دہشت انگیزی کے واقعات میں کمی آگئی ہے بعض مجاہدین مسجد عمر میں محصور ہیں۔ برطانوی حکام سوچ رہے ہیں۔ کہ ان سے کیا سلوک کیا جائے۔

فرانس کی جنگی تیاریاں

لنڈن۔ ۲۱ر اکتوبر۔ فرانس کے محکمہ پرواز نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ دو سال میں پانچہزار ہوائی جہاز تیار کرائے جائیں۔ فرانس کا خیال ہے۔ کہ دوسرے ممالک نہایت سرعت سے جنگی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ اور اپنی ہوائی طاقت مضبوط کرنے میں مصروف ہیں۔ اس کے پیش نظر فرانس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ہوائی جہاز تیار کرنے کی رفتار دگنی کر دے۔

دیسی ادویات کے متعلق سرکاری اطلاع

عام لوگوں کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ نے دیسی طریق علاج کے متعلق رپورٹ اور تحقیقات کرنے کے لئے جو کمیٹی تعینات کی تھی۔ وہ اپنے اختیارات کے اندر مذکورہ صدر معاملہ میں دلچسپی رکھنے والے اصحاب یا ایسوسی ایشن کی طرف سے تمام تحریری درخواستوں کا خیر مقدم کرے گی۔ سر دست یہ کمیٹی کسی قسم کی فہرست سوالات جاری کرنا نہیں چاہتی۔ کمیٹی کو حسب ذیل معاملات کے متعلق اطلاع دی جائے:۔

(الف) دیسی ادویات استعمال کرنے والے طبیبوں کا رجسٹر قائم کرنے کے لئے کس قسم کی تدابیر اختیار کی جائیں۔

(ب) دیسی ادویات کے استعمال کرنے والے طبیبوں کی تعلیمی حالت کو درست کرنے کے لئے کیا عملی اقدام کیا جائے۔

(ج) کیا الف یا ب کے بارے میں کسی قسم کا قانون بنانے کی ضرورت ہے۔ اگر ہے تو کیا۔

اس قسم کی درخواست انسپکٹر جنرل سول ہاسپیٹلز پنجاب سول سکریٹریٹ لاہور کی معرفت پنجاب گورنمنٹ کمیٹی آن۔ اِن۔ ڈی جی نس میڈی سن کے پتہ پر آنی چاہیئے۔

پنجاب سول سروس کا امتحان

پنجاب گورنمنٹ نے ۱۷ر مارچ ۳۸ء کو اعلان کیا تھا۔ کہ پنجاب سول سروس میں تقرر کے لئے اکتوبر ۳۸ء میں ایک امتحان ہوگا۔ اس اعلان کے ذریعہ مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اس امتحان کے ذریعہ صرف چھ اسامیاں پُر کی جائیں گی۔

فریضۂ زکوٰۃ

بعض ضروری مسائل جو عام طور پر عورتوں کے لئے بھی قابل توجہ ہو سکتے ہیں۔ درج کر دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ جو صاحب نصاب ہوں۔ وہ زکوٰۃ ادا کریں۔

نصاب زکوٰۃ

جن مالوں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے لئے شریعت نے ایک حد اور مقدار معین کر دی ہے۔ پس جو مال اس مقدار سے کم ہو۔ تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ اور اگر اس مقدار کے برابر یا اس سے زیادہ ہو۔ تو اس پر واجب ہوگی۔ ایسی مقدار کو نصاب کہتے ہیں۔

زکوٰۃ کب واجب الادا ہوتی ہے

غلوں۔ کھجوروں اور انگوروں پر تو اسی وقت زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ جب وہ برآمد ہوں لیکن باقی مالوں پر اس وقت واجب ہوتی ہے۔ کہ جب وہ مالک نصاب کے پاس ایک سال رہے ہوں۔ نیز غلوں۔ کھجوروں۔ اور انگوروں پر صرف ایک بار زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اور پھر خواہ کتنے سال وہ پڑے رہیں۔ ان پر واجب نہیں ہوتی۔ لیکن باقی مال جب تک بقدر نصاب باقی ہوں۔ ہر سال ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

چاندی کی زکوٰۃ

چاندی کا نصاب ۳۶ تولہ۔ ۵ ماشہ۔ ۴ رتی ہے۔ چاندی کی زکوٰۃ کی شرح چالیسواں حصہ ہے پس ۳۶ تولہ ۵ ماشہ ۴ رتی میں سے ۱۰ ماشہ ۷ رتی ۴ چاول کے برابر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

نوٹ۔ اگر چاندی کے ساتھ کوئی اور دھات ملی ہوئی ہو۔ تو اندازہ لگا لیا جائے گا۔ کہ اس میں چاندی کس قدر ہے۔ اور پھر اس کے مطابق اس پر زکوٰۃ لگائی جائے گی۔

سونے کی زکوٰۃ

سونے کی زکوٰۃ کی شرح بھی چالیسواں حصہ ہے۔ پس ۵ تولہ ۲ ماشہ ۴ رتی سونے میں سے ایک ماشہ ۴ رتی ۴ چاول زکوٰۃ ادا کرنی واجب ہوگی۔

نوٹ:۔ اگر سونے کے ساتھ کوئی اور دھات ملی ہوئی ہو۔ تو اس کا بھی اندازہ لگا لیا جائیگا کہ اس میں کس قدر سونا ہے۔ اور پھر اس سونے کی مقدار کے مطابق اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سونے اور چاندی کے زیوروں کی زکوٰۃ

سونے اور چاندی کے جو زیور عام طور پر عورتوں کے استعمال میں رہتے ہوں۔ اور غربا کو بھی عاریتہً دیئے جاتے ہوں۔ ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ اور اگر عام طور پر استعمال میں رہتے ہوں۔ لیکن غرباء کو عاریتہً نہ دیئے جاتے ہوں۔ تو ان کی زکوٰۃ ادا کر دینا بہتر ہے۔ لیکن واجب نہیں ہے۔ جو زیور عام طور پر استعمال میں نہ رہتے ہوں۔ ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔

نوٹ:۔ چاندی اور سونے کے زیوروں پر صرف وزن کے حساب سے زکوٰۃ لگائی جائے گی۔ پس اگر چالیس تولہ چاندی کا کوئی ایسا زیور بنوایا گیا ہو۔ جسکی قیمت اجرت بنوائی ملا کر مثلاً پچاس تولہ چاندی کے برابر ہو جاتی ہو۔ تو اسکی زکوٰۃ کی بابت صرف ایک تولہ چاندی یا اسکی قیمت واجب الادا ہوگی۔ نہ کہ سوا تولہ چاندی یا اسکی قیمت۔

سکوں کی زکوٰۃ

سکے خواہ کسی دھات کے ہوں۔ ان پر زکوٰۃ وزن کے حساب سے نہیں۔ بلکہ مالیت کے حساب سے لگائی جائیگی۔ کرنسی نوٹ بھی سکوں میں ہی محسوب ہوں گے۔

سکوں کا نصاب چاندی کے مطابق ہوگا۔ پس جس شخص کے پاس اس قدر روپے یا پونڈ یا نوٹ یا پیسے آنے وغیرہ ہوں۔ جن کی قیمت ۳۶ تولہ ۵ ماشہ ۴ رتی چاندی کے برابر ہو۔ اسے صاحب نصاب سمجھا جائیگا۔

اگر کسی شخص کے پاس اس قدر سکے ہوں۔ جن کی مالیت چاندی کے نرخ کے تغیر و تبدل کی وجہ سے دوران سال میں کبھی بقدر نصاب ہو جاتی رہی ہو۔ اور کبھی اس سے کم۔ تو اس صورت میں سال کے شروع اور اخیر کا لحاظ کیا جائے گا۔ پس اگر سال کے اول اور اخیر میں سکوں کی مالیت بقدر نصاب ہو۔ تو ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ خواہ دوران سال میں ان کی قیمت کم ہی رہی ہو۔

درخواست

ماہ رمضان المبارک میں بہت اچھا ہوگا۔ کہ آپ فاروق کے واسطے ایک جدید خریدار دیں گے (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مستورات کا کالم

نوزائیدہ بچہ کی تدابیر

جو بچہ پیدائش کے وقت نہایت ضعیف اور کمزور پیدا ہوتا ہے۔ اس کا بحال کرنا اور سنبھالنا بیحد مشکل امر ہے۔ اس لئے کہ ایسے نازک وقت میں بچہ کو اکثر اقسام کی ضرورتیں لاحق ہوتی ہیں۔ ادنےٰ غفلت سوء تدبیری غلطی سے بچہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

اگر بچہ تندرست و توانا پیدا ہوا ہے۔ تو اسکی بین علامت یہ ہوگی۔ کہ بچہ چلّا چلّا کر روئے گا۔ وجہ یہ ہے۔ کہ بچہ ایک لطیف جھلی میں (جس کی گرمی قریب ۹۸ درجہ تھرما میٹر کی ہوتی ہے) قدرتی حفاظت کے ساتھ مسکن گزیں تھا۔ اور اب اس سے باہر نکلنے اور بالائی ہوا کی حس پہنچنے سے وہ ایذا محسوس کرتا ہے۔ اور کپڑوں کی رگڑ لگنے سے اور اس کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور یہ باتیں اس قدرتی حفاظت کے بالکل خلاف ہیں۔ بچہ کے رونے کا عمل اس کے پھیپھڑوں کو ہوا سے بھرنے کے لئے اچھا مددگار ہوتا ہے۔ اور اس کی مدد سے تنفس کا کام اور پھیپھڑہ کا دورانِ خون انجام پاتا ہے۔

پہلا غسل } جب بچہ کا سانس صفائی کے ساتھ قائم ہو جائے اور نال باندھ دیا جائے۔ تب بچہ کو نہایت ملائم فلالین یا کسی نہایت گرم اور نرم کپڑے میں لپیٹ لینا چاہیئے۔ اور جملہ سامان ضروری پہلے سے مہیا کر کے جلد سے جلد غسل دینا ضروری امر ہے۔ اس لئے کہ پیدائش کے وقت بچہ کے جسم میں لیس دار رطوبت لگی ہوتی ہے۔ جس کی صفائی ہر حال میں لازم اور حفظانِ صحت کے لئے ضروری ہے۔ نوزائیدہ بچہ کے نہلانے میں اگر توقف ہو جاتا ہے۔ یا بے ترتیبی سے نہلایا جاتا ہے۔ تو وہ کانپنے لگتا ہے۔ اور اس کے بدن کا چمڑا اینلا پڑ جاتا ہے۔ اس لئے بہتر ہے۔ کہ نہلانے سے پیشتر اسکی آنکھیں صاف کرنی چاہئیں۔ اور ایک نہایت ملائم مرطوب کپڑا سے پونچھنا چاہیئے۔ جس کے بعد پانی سے دیگر اعضاء اسپنج یا باریک ملائم اور صاف کپڑا اور گرم پانی و تھوڑے صابن کے ذریعہ صاف کرنا لازم ہے۔ اس کے بعد نہایت خبرداری اور ہوشیاری کے ساتھ ایک خشک باریک نہایت ملائم کپڑے سے پونچھ کر اس کا جسم خشک کر لیا جائے۔ اگر بچہ کے جسم پر لیسدار مادہ بہت سا چمٹا ہوا ہو۔ تو سب سے پہلے تھوڑا سا میٹھا تیل یا چربی اس کے بدن پر مل دی جاوے۔ اور اس کے بعد صابن اور گرم پانی سے نہلا دیا جاوے۔ اس ترکیب سے وہ لیسدار مادہ جلد اور آسانی کے ساتھ چھوٹ جاتا ہے۔ اور جب صفائی بدن کی اچھی طرح ہو جاوے۔ تو تھوڑا سا آئی ویلٹ پوڈر یعنی خوشبودار نہایت باریک نشاستہ کا سفوف جسم کے اوپر بہت ہلکا سا چھڑکا جائے۔ خصوصًا جسم کے جوڑوں کے شکنوں کے اوپر۔ اور سب سے عمدہ اور بہتر طریقہ نہلانے کا تو یہ ہے۔ کہ نمک بہت باریک پسوا کر اول بچہ کے بدن پر چھڑکیں۔ اور ایک لحظہ بچے کو کپڑے میں لپیٹے رہیں۔ تاکہ اس کے بدن میں نمک کی تاثیر اثر کر جائے۔ اور عفونت سے حفاظت ہو جائے۔ ایک کشادہ برتن میں پہلی مرتبہ نمک والے پانی سے اور پھر میٹھے پانی سے جو نیم گرم ہو نہلائیں۔ اور یہ لحاظ رکھیں۔ کہ بچہ کے کان۔ ناک۔ آنکھ منہ میں پانی خاص کر نمک کا پانی نہ جانے پائے۔ کیونکہ نوزائیدہ بچہ کی عشائیں نازک اور پتلی ہوتی ہیں۔ اسلیئے احتمال ہوتا ہے۔ کہ شائد نقصان پہنچے۔ اور نمک کا پانی اگر کان میں چلا گیا تو اس کا نقصان کھلا ہوا ہے۔ اور نہلانے کے بعد اس کا بدن اچھی گرمی میں جو کہ رحم کی گرمی کے قریب کے قریب ہو۔ محفوظ رکھیں۔ اور آہستہ آہستہ خارجی ہوا کا عادی بنائیں۔

بعض حضرات کا یہ بیان ہے۔ کہ اول تھوڑا سا باریک نمک ہلکا ہلکا اس کے بدن پر بکھیر دیں۔ اور ۸ پہر تک یا اس سے زیادہ لپیٹے رہیں۔ اور اس کے بعد غسل دیں۔ ایسا کرنے سے بچہ کے اعضاء جوشش اور عفونت سے محفوظ رہتے ہیں۔ ایک مرتبہ نمک کے پانی سے نہلانے کے بعد دوبارہ نمک کا بدن پر چھڑکنا مناسب نہیں ہے۔ صرف خالص پانی سے نہلانا مناسب ہوگا۔ اگر پانی میں نمک کے ساتھ کسی قدر شادنج قسط۔ جعد۔ صعتر کو بھی جوشش دیں۔ اور اس سے نہلائیں۔ تو بہت ہی بہتر ہے۔ اس کے نہلانے سے فضلے تحلیل ہو جاتے ہیں۔ اور رطوبت فضلیہ خشک ہو جاتی ہے۔ اور جلد کو طاقت اور سختی حاصل ہوتی ہے۔

نہلاتے وقت ضرورت ہے۔ کہ بچے کو اپنے بائیں پہنچے پر رکھے۔ اس طرح کہ بچہ کا سینہ نہلانے والے کے پہنچے پر (پنجہ) ہو۔ اور شکم پہنچے سے علیحدہ رہے دائیں ہاتھ سے بچے کو نہلاتے اور ملتے رہیں۔ اور اس کے ہاتھ اور پاؤں کو آہستہ آہستہ مختلف طریقوں کی جانب کھینچیں اور ہلاتے رہیں مثلًا ہاتھوں کی ہتھیلیاں کمر کی حد تک پہنچ جاویں۔ اور ایک بار ہاتھوں کو کمر کی نچلی طرف لے جائے۔ اس طرح پاؤں ایک بار رانوں سے ملا دے۔ اس طرح پر کہ دونوں پنڈلیوں کو پھیر کر دونوں پاؤں کو سرینوں سے لگا دے۔ اور ایک بار دونوں پاؤں یعنی ٹانگوں کو سیدھا کر کے کھینچے لیکن لازم ہے۔ کہ یہ کشاکش نہایت نرمی اور آہستگی سے ہو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ بچہ کو کسی طرح کا صدمہ اور ضرر پہنچے۔ اور غسل کے بعد نرم کپڑے سے بدن کو صاف اور خشک کر دیں۔ اور اول شکم کے بل پھر پشت کے بل لٹا دیں۔ اور ایک انگل شہد کی اس کے منہ میں ڈالیں۔ اور نرم کپڑے میں لپیٹ کر ہر عضو موقع سے رکھ کر نرم باندھیں اور اس باندھنے کو قماط کہتے ہیں۔ اور جس مکان میں روشنی زیادہ نہ ہو۔ وہ جگہ پرورش کے لئے منتخب کریں۔ اور آہستہ آہستہ حرکت دیں۔ اور ہوا خارجی اور روشنی سے بچائیں۔ اور روغن زیتون خواہ روغن سرسوں بدن پر ملتے رہیں۔ (ماخوذ)

صنعت و حرفت

چوہوں کے دستی وارنٹ } تمام بڑے بڑے شہروں میں اس عنوان کے بڑے بڑے سائن بورڈ دیکھے گئے ہیں۔ جب اس دوا کو غور سے دیکھا گیا۔ اور اس کا تجربہ کیا۔ تو واقعی بے حد مفید ثابت ہوئی۔ چوہے جہاں کثرت سے ہو جائیں۔ وہاں یہ بہت تنگ کرتے ہیں۔ اور ان کے لئے یہ دوائی گویا ایک معجزہ ہے۔ جہاں یہ دوائی ہوگی۔ چوہے نہ رہیں گے۔ دوا کیا ہے۔ ایک معمولی اور کم قیمت چیز جو ہر انگریزی دوکان دوا فروش سے مل سکتی ہے۔ بیریم کاربونیٹ ۸ر پونڈ۔ اسکو خرید لو۔ اگر پانی میں گھول کر چھڑکیں۔ تو چوہے بھاگ جاتے ہیں۔ اگر آٹے میں ملا کر گولیاں بنا کر ڈال دیں۔ جو چوہا کھائیگا فورًا مر جائیگا۔

سن لائٹ صابن۔ جس طرف دیکھو۔ آج صابن کی تجارت ہی صرف ایسی تجارت نظر آرہی ہے۔ جس میں کم و بیش فائدہ کی امید باقی ہے۔ ورنہ اور کوئی روزگار ایسا نہیں۔ جس میں کچھ منافعہ کی صورت ہو۔ ہندوستان میں بھی اس وقت سن لائٹ کے مقابلہ میں کئی صابن بن گئے ہیں۔ مثلاً کندن سوپ۔ سرج سوپ وغیرہ چنانچہ ناظرین کی خاطر اس کا اصلی اور صحیح نسخہ نذر کیا جاتا ہے۔ آزمائیں اور داد دیں:۔ سوڈا کاسٹک ۹۸×۹۹ ڈگری ۱ سیر پانی ۴ سیر۔ تیل ارنڈ ۲ سیر۔ تیل ناریل ۳ سیر۔ تیل مہوہ ۵ سیر۔ سب تیلوں کو گرم کر کے چھان لیں۔ اس میں زرد رنگ ۲ ماشہ خوشبو سنگترہ ۲ اونس ملا کر موٹے کپڑے میں چھان لیں۔ اور لائی کو دھار باندھ کر ڈالنا شروع کریں۔ اور حل کریں۔ ڈھانپ کر رکھ دیں۔ چوبیس گھنٹہ کے بعد سانچوں میں حسب ضرورت ٹکیاں کاٹ کر کام میں لائیں۔ بالکل سن لائٹ کی طرح کا صابن ہوگا۔ جو انشاء اللہ اپنے اوصاف میں اس سے بڑھ چڑھ کر ہوگا۔

طبّی کالم

بانجھپن کی لاثانی دوا

حب مسیحا۔ درد معدہ کے لئے جو کسی دوا سے اچھا نہ ہو۔ اس کے استعمال سے رفع ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں درد جگر۔ درد امعاء اس کے استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔ ایک دو دست آکر تمام غلاظت معدہ و امعاء صاف ہو جاتی ہے۔ اس کے استعمال کے بعد بھوک بیحد پیدا ہو جاتی ہے۔

نسخہ۔ کافور ۶ ماشہ۔ نشاستہ ۶ ماشہ۔ عصارہ ریوند چینی ۶ ماشہ۔ مغز جمال گوٹہ دو تولہ سب کو پیس کر حبوب نخودی بناویں۔

ترکیب استعمال۔ ۴ رتی ہمراہ آب تازہ استعمال کرائیں۔ اور کمی بیشی مزاج کے موافق کرا سکتے ہیں۔

حب مسہل } یہ گولیاں مسہل کے لئے ایک لاثانی دوا ہے۔ خون کی خرابی کو نافع ہے۔ تمام خوبیوں کی حامل ہیں۔ جو ایک بہتر سے بہتر مسہل میں ہو سکتی ہیں۔

نسخہ۔ فلفل سیاہ ۵ تولہ۔ جمال گوٹہ مدبر ۵ تولہ زعفران ۳ ماشہ۔ کافور ۳ ماشہ۔ لیموں کے پانی میں کھرل کر کے گولیاں بقدر دانہ موٹھ بناویں

ترکیب استعمال۔ ۲ سے ۳ گولی عرق گلاب یا نیم گرم پانی سے استعمال کرائیں۔ مدد کے واسطے گرم پانی دیں۔

اکسیر عقر } بے اولاد عورتوں کے لئے یہ دوا نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ سینکڑوں نامرادوں نے اسکی بدولت مراد پائی۔

نسخہ۔ مشک خالص ۴ رتی۔ افیون ۶ ماشہ حوز بویہ ۲ ماشہ۔ زعفران دو ماشہ۔ تخم بھنگ ۶ ماشہ۔ سپاری تیلیہ ۶ ماشہ۔ لونگ ۸ ماشہ سب کو قند سیاہ کی مدد سے گولیاں بقدر کنار صحرائی بنائیں۔

ترکیب استعمال۔ بعد طہر کے اول تین یوم میں تین گولیاں کھلائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گجرات میں وزرائے پنجاب کا ورود

سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب ۱۵ اکتوبر کی شام کو سر چھوٹو رام وزیر ترقیات اور میجر ملک خضر حیات خاں ٹوانہ وزیر پبلک ورکس کی معیت میں گجرات وارد ہوئے۔ مسٹر عبد الرحیم آئی۔سی۔ایس ڈپٹی کمشنر اور دیگر حکام نے آپ کا استقبال کیا۔ اور پھر مسلم زمیندار ہائی سکول میں جلسہ ہوا۔ جس میں آنریبل وزیر اعظم نے زمینداروں کو مخاطب ہو کر کہا۔ کہ موجودہ حکومت اور گذشتہ حکومت میں بہت بڑا فرق ہے۔ یہ آپ لوگوں کی حکومت ہے اور وہ برطانیہ کی حکومت تھی۔ لیکن اب وہ طریقۂ حکومت نہیں رہا۔ یہ آپ لوگوں کی حکومت ہے۔ اس لئے کہ جب آپ چاہیں۔ اسے بدل سکتے ہیں۔ ہم وزیر بنے ہیں۔ اس لئے نہیں۔ کہ آپ پر حکمرانی کریں۔ بلکہ محض اس لئے کہ آپ کی خدمت کریں۔ اور ہر زمیندار خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اپنے آپ کو بجا طور پر سرکار تصور کر سکتا ہے۔ گورنر اس وقت صرف آئینی افسر ہے۔ اور ہم اسکی نمائندہ تاج ہونے کی حیثیت میں عزت کرتے ہیں۔ ورنہ مجھے تمام اختیارات حاصل ہیں۔ جب میں اور دوسرے وزراء کابینہ اپنے آپ کو آپ لوگوں کا خادم تصور کرتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ دوسرے افسر جو ہمارے ماتحت ہیں۔ اس امر کو محسوس نہ کریں۔

افسروں کو انتباہ

میں ان افسروں کے نام نوٹ کر رہا ہوں۔ جو ابھی تک پبلک کے ساتھ معاملات میں پرانے افسروں کا طریقہ استعمال کرتے ہیں۔ انہیں واضح ہونا چاہیئے۔ کہ جبر و طاقت سے حکومت نہ کریں۔ بلکہ انہیں یہ سیکھنا چاہیئے۔ کہ لوگوں کے دلوں پر محبت سے کس طرح قبضہ کیا جاتا ہے۔ اس صورت میں یقیناً وہ اپنی زیادہ عزت کرائیں گے۔ آپ اپنی شکایات افسروں کے پاس لے جائیں۔ اگر کوئی شنوائی نہ ہو۔ تو ان کے بڑے افسروں تک معاملہ پہنچائیے۔ اب بھی کوئی بات نہ بنے۔ تو مجھے براہ راست لکھیئے۔ یا مجھے خود آکر ملیئے۔ میں خود ان سے نپٹ لوں گا۔

اب وہ زمانہ گیا۔ جب آپ کے افسر انگلستان سے آیا کرتے تھے۔

وزیر اعظم نے سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ اب میری توجہ رشوت ستانی کی طرف مبذول ہے۔ اور بہت جلد اس کے سدباب کے لئے مؤثر اقدام عمل میں لائے جائیں گے۔ آپ نے کہا۔ اس معاملہ میں پبلک کے تعاون کی ضرورت ہے۔ رشوت ستانی کا اثر محکمہ پولیس اور محکمہ انہار میں بہت زیادہ ہے۔ نہر کا ایک افسر پانی کا ایک ٹین گھی کے ایک ٹین کے بدلے میں دیتا ہے۔ آپ نے دیہاتیوں کو ہدایت کی۔ کہ اپنی لیگیں قائم کریں۔ اس صورت میں اگر شکایات اس قسم کی انجمنوں کی وساطت سے بھیجی گئیں۔ تو بہت جلد تحقیقات کی جائے گی۔

پھر کہا۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ پنجابیوں کو فوج میں بھرتی ہونے کا مشورہ دے کر وزیر اعظم نے دراصل غلامی کی زنجیریں زیادہ مضبوط کر دی ہیں۔ ان الزامات کی تردید کرتے ہوئے مدافعت میں کہا۔ کہ میں ہندوستانی نوجوں کو فلسطین نہیں جانے دوں گا۔ میں پنجابیوں کو فوج میں بھرتی اس لئے کرانا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ملک کی حفاظت کریں

آنریبل چودھری سر چھوٹو رام کی تقریر

چودھری سر چھوٹو رام صاحب نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ کانگرس والے جھوٹ بولنے سے کبھی نہیں ہچکچاتے۔ لہذا ان سے خبردار رہنا چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ ہم کانگرسی وزراء سے زیادہ تنخواہیں لینے میں حق بجانب ہیں کیونکہ کانگرسی وزراء اگرچہ بظاہر کم تنخواہیں لیتے ہیں۔ لیکن ان کے نوکروں کی تنخواہیں۔ کار الاؤنس مکانوں کے کرائے اور دیگر بھی اخراجات بھی حکومت ادا کرتی ہے۔

آپ نے عوام کے سامنے نئے قوانین کی تشریح کی۔ آپ نے قرضوں اور رشوت ستانی کا بھی ذکر کیا۔ اور کہا۔ کہ حکومت ان کا خاتمہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

نئی دہلی۔ ۲۵ اکتوبر معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ دام دوپٹ کے قانون میں ترمیم کا بل پیش کرنے والی ہے۔ اس نئے بل کا اطلاق صرف ان ڈگریوں پر ہوگا۔ جو دیوانی عدالتوں نے ایسے مقدمات میں کی ہوں۔ جن میں سود اصل زر سے زیادہ ہو۔

زمیندارہ کانفرنس رہتک میں سر چھوٹو رام کی تقریر

۷ اکتوبر کو وزیر اعظم سر سکندر حیات و وزیر مالیات سر چھوٹو رام کا ورود ہوا۔ جہاں آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اور ہاتھیوں پر جلوس نکالا کانفرنس میں دو ڈیڑھ لاکھ کے درمیان زمیندار حاضری تھی۔ جس میں دونوں وزراء نے تقریریں کیں۔ جس میں سے سر چھوٹو رام کی تقریر کا وہ حصہ جو زمینداروں سے تعلق رکھتا ہے۔ نیچے نقل کیا جاتا ہے۔

سر چھوٹو رام نے فرمایا۔ کہ وقت تنگ اور باتیں کہنی زیادہ۔ میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ کانگرسی اپنے جلسوں میں تین ہزار کی تنخواہ کا خوب رونا روتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ کانگرسی وزیروں کی طرح پانچ سو روپے تنخواہ کیوں نہیں لیتے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ وزیروں کی ذمہ واری ہائی کورٹ کے ججوں سے زیادہ ہے۔ اور کام بھی ان کے پاس زیادہ ہے۔ پھر ججوں سے وزیروں کی تنخواہ کم کیوں ہو۔ ڈاکٹر گوکل چند پانچ ہزار روپے تنخواہ لیتے رہے۔ لالہ شادی لال ۱۹ سال تک چار اور پانچ ہزار روپے ماہوار تنخواہ لیتے رہے۔ لالہ ہر کشن لال اور لالہ منوہر لال پانچ پانچ ہزار روپے تنخواہ وزارت میں پاتے رہے۔ کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ لیکن اب زمیندار وزیروں نے خوشی سے دو ہزار کم کر دیئے۔ اور تین ہزار لینے منظور کرلئے۔ اس پر بھی غیر زمیندار زمیندار کانگرسیوں کو تنخواہ کا رونا پڑا رہتا ہے۔ کانگرسی صوبہ میں ایک وزیر کی تنخواہ کے متعلق سوال پوچھا گیا۔ پانچ سو روپیہ تنخواہ۔ ۸۱ روپے مکان کا کرایہ۔ پانچ سو روپیہ ماہوار سے زیادہ نوکروں کی تنخواہ۔ موٹر سرکاری خزانہ سے خرید کر دی گئی۔ ڈرائیور کی تنخواہ سرکار کے ذمہ۔ موٹر کی ٹوٹ پھوٹ سرکار کے ذمہ۔ اور موٹر کی ردوبدل سرکار کے ذمہ۔ یہ خاکہ ہے۔ پانسو روپے تنخواہ پانے والے وزیر کا۔

وزیر اعظم کی قربانی

آپ نے فرمایا۔ سر سکندر حیات خاں کی قربانی کسی سے کم نہیں ہے۔ ریزرو بنک میں ان کو ۷½ ہزار روپے ماہوار تنخواہ ملتی تھی۔ اور بنک کی گورنری کے امیدوار تھے۔ اور اس عہدے پر انہیں دس ہزار روپے ماہوار ملتے۔ لیکن اپنے کنگال اور بھوکے لوگوں کی خدمت کرنے کے شوق نے انہیں یہ قربانی کرنے پر مجبور کیا۔ کہ ۲½ ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ پر آج وہ آپ کی جو خدمت کر رہے ہیں۔ وہ کسی زمیندار سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔

سب ججی میں زمینداروں کا حصہ

آپ نے سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہائیکورٹ کے ماتحت سب ججی میں زمینداروں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ کہیں کہیں مسلمان زمیندار تو اب دکھائی دینے لگے ہیں۔ لیکن سارے صوبہ میں ہندو زمیندار صرف چار جج ہیں۔ اب نئی بھرتی میں سو میں سے ساٹھ زمینداروں کو سب ججی میں لیا جائیگا۔ اور کچھ سال بعد سو میں سے ۷۵ بھرتی کئے جائیں گے۔

چھوٹے بڑے زمیندار کا سوال

کانگرس والوں کی طرف سے چھوٹے اور بڑے زمیندار کا بے معنی سوال پیدا کیا جاتا ہے۔ پنجاب میں دس ہزار یا دس ہزار سے زیادہ آگاہی دینے والے بڑے زمیندار ۱۳ ہیں۔ پانچ ہزار روپیہ معاملہ دینے والے ۲۳۔ اور پانچ سو روپیہ تک دینے والے کل اڑھائی ہزار بڑے زمیندار ہیں۔ بڑے زمینداروں کو ان بلوں سے کیا فائدہ ہوگا۔ وہ بھی سن لیجئے۔ ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ کی زمین سر سکندر حیات خاں کے خاندان سے بلا معاوضہ واپس ہو جائیگی۔ ڈیڑھ لاکھ کا ٹوٹا خضر حیات خاں کو برداشت کرنا پڑیگا۔ پچاس ہزار کا گھاٹا نواب ممدوٹ کو ہوگا۔ اور ۴۰ ہزار کا نقصان مان گوٹ کے تین جاٹ سکھوں کو برداشت کرنا پڑیگا۔ چھوٹے زمینداروں کو فائدہ - ۲ لاکھ چھ ہزار ۴۴ زمینداروں کی زمین گروی ہے۔ جسکی مجموعی تعداد ۳۵ لاکھ بیگھہ ہے۔ جو قریب قریب بغیر کسی معاوضہ کے چھوٹ جائیگی اور اس سے زمینداروں کو چار کروڑ ۱۳ لاکھ روپیہ کا فائدہ ہوگا۔ اور جو چور گہنوں کی منسوخی کا قانون ہے

امرت بوٹی

رجسٹری شدہ سرکار ہندوستان

ہر قسم کی

تمام مردانہ کمزوریوں اور بداعتدالیوں کو دور کر کے غضب کی قوت مردانہ پیدا کر دیتی ہے۔ علاوہ ازیں دھات - جریان - کثرت احتلام - سرعت کمزوری مثانہ - ذیابیطس - کمی خون جیسی نامراد بیماریوں کو دور کر کے کامل مرد بنا دیتی ہے۔ چند ہی روز کے بعد جسم میں ایک خاص قوت محسوس ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ ۵۰ گولی ۸ عہ۔ ۱۰۰ گولی معہ برقی مالش ۱۲ عہ

پائیوریا ماسخورہ - اگر آپ دانتوں کی یا مسوڑھوں کی کسی بیماری میں مبتلا ہیں۔ تو پائیوریا بکس مکمل طلب فرماویں۔ بکس کلاں ۸ عہ۔ بکس خورد ۴ عہ بکس کلاں دو ماہ کے لئے۔ بکس خورد ایک ماہ کے لئے کافی ہوگا۔

ملنے کا پتہ:- منیجر احمدیہ یونان فارمیسی رجسٹرڈ جالندھر کینٹ پنجاب